عجیب پہلو

اشتیاق احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

متفرق سلسلہ ۳۱



عجیب پہلو

اشتیاق احمد



نام کتاب ـــــــ عجیب پہلو
طابع ـــــــ اشتیاق احمد
بار اوّل ـــــــ یکم فروری ۱۹۸۷ء
کتابت ـــــــ محمد سعید نامدار
سرورق ـــــــ محمد جاوید چغتائی
مطبع ـــــــ زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور
طباعتِ سرورق ـــــــ سپریم پرنٹرز، لاہور
قیمت ـــــــ ۶/۵۰ روپے
سالانہ قیمت ـــــــ ۳۵۰/- روپے

اشتیاق پبلی کیشنز
۹/۱۲ نصیر آباد، مُسلم پورہ
ساندہ کلاں، لاہور



حدیث شریف

روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نبی کے حواری ہیں اور میرے حواری زبیر رضی اللہ عنہ (زبیر بن عوام) ہیں — اور غزوہ احزاب کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون لائے گا کافروں کی خبر میرے پاس — یعنی کافر بھاگ گئے یا نہیں — تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں لاؤں گا — حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی فرمایا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے تینوں بار یہی کہا کہ میں لاؤں گا —

— ترمذی شریف —







دو باتیں

السلامُ علیکم!

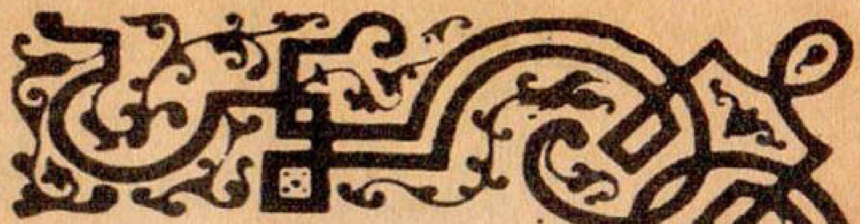
ڈراموں کی یہ آخری کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے، آپ کہیں گے، یہ کیا بات ہوئی۔ بھئی یہ سلسلہ باقاعدہ تو شروع کیا نہیں گیا تھا۔ ریڈیو پاکستان کے ایک سینئر پروڈیوسر میرے پاس آئے تھے اور انھوں نے ریڈیو کے لیے ڈرامے لکھنے کی فرمائش کی تھی۔ ڈرامے لکھوانے سے ان کی غرض و غایت کیا تھی۔ انھوں نے اس پروگرام کو درمیان میں کیوں چھوڑ دیا۔ یہ وہ بہتر جانتے ہیں۔ مَیں خیال کے گھوڑے دوڑا کر اور تھوڑی سی سُراغ رسانی کرنے کے بعد یہ جان چکا ہوں کہ انھوں نے ایسا کیوں کیا۔ انھیں بتا بھی چکا ہوں کہ مَیں نے یہ بات جان لی ہے۔ بہرحال اس بات کا آپ سے تعلق نہیں بنتا، اس لیے آپ ذہنوں کو نہ اُلجھائیں،

ہاں کسی کا ذہن زیادہ ہی اُلجھ جائے تو وُہ اپنے ذہن میں ایک لفظ لے آئے۔ اور وُہ لفظ ہے "جاپانی"

تمام باتوں سے قطع نظر۔ ڈرامے آپ کو پسند آئے۔ اَن گنت قارئین نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے، لیکن آپ تو اچھی طرح جانتے ہیں کہ چار ناولوں سے زائد کوئی بھی سلسلہ وقتی طور پر تو شروع ہو سکتا ہے۔ باقاعدہ جاری نہیں رہ سکتا ــــ شکریہ!

لہ

مشتاق



کتاب پڑھنے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ :

- یہ وقت نماز کا تو نہیں —
- آپ کو سکول کا کوئی کام تو نہیں کرنا —
- کل آپ کا کوئی ٹسٹ یا امتحان تو نہیں —
- آپ نے کسی کو وقت تو نہیں دے رکھا —
- آپ کے ذمّے گھر والوں نے کوئی کام تو نہیں لگا رکھا۔

اگر ان باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی ہو تو کتاب الماری میں رکھ دیں، پہلے نماز اور دوسرے کاموں سے فارغ ہو لیں، پھر کتاب پڑھیں — شکریہ!

مخلص :
اشتیاق احمد





رہائی

موسیقی فیڈ ان — سکول کا گھنٹا بجنے کی
آواز — بچّوں کا شور — کاروں کے ہارن،
ایک کار کے بریک چرچرانے کی آواز —
کار کا دروازہ کھلنے کی آواز — ایک بچّے
کی ہلکی سی چیخ کی آواز — کار کا دروازہ
بند ہونے کی آواز — ساتھ ہی کار سٹارٹ
ہونے کی آواز — وقفے تک کار چلتے
رہنے کی آواز —
موسیقی
پتھر ہتھوڑوں سے توڑنے کی بے شمار
آوازیں — سسکیاں، آہیں، کراہیں،
کوڑے کی سائیں سائیں — چابک کی
آوازیں — بھاری بوٹوں کی آواز —

سسکیاں آہستہ ہوتے ہوئے موسیقی مکس ان،
وقفے سے سکول کا گھنٹا بجنے کی آواز—
ٹریفک اور بچّوں کا شور—

انسپکٹر نوید : بُرا نہ مانیں تو میں ایک سوال پوچھ سکتا ہوں۔

نعیم احمد : جی فرمائیے۔

انسپکٹر : آپ ہر روز سکول کی چھٹی کے وقت بالکل اسی جگہ کھڑے نظر آتے ہیں۔ کافی دیر کھڑے رہتے ہیں اور پھر تھکے تھکے قدموں سے اس طرف چلے جاتے ہیں — آخر کیوں ؟

نعیم احمد : مجھے نعیم احمد کہتے ہیں اور آپ ؟

انسپکٹر : مَیں انسپکٹر نوید ہوں —

نعیم احمد : تو پھر — جواب دینے سے پہلے ایک سوال میں بھی کیوں نہ پُوچھ لوں—

انسپکٹر : ضرور — کیوں نہیں۔

نعیم : میں بھی آپ کو اس جیپ میں اکثر یہاں دیکھتا ہوں — آخر کیوں ؟

انسپکٹر : اوہ ! شاید ہم ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔

نعیم : کیا مطلب ؟

انسپکٹر : میرے ہاں کوئی اولاد نہیں ہے —

نعیم احمد : اوہ — تب تو معاملہ مختلف ہو گیا — میں ایک بچّے کا باپ ہوں ، لیکن وُہ بچّہ مجھ سے بچھڑ گیا ہے۔

انسپکٹر : آپ — آپ کا مطلب ہے — اللہ کو —

نعیم : جی نہیں — میرے بیٹے کو آج سے تین سال پہلے کسی نے اغوا کر لیا تھا —

انسپکٹر : اوہ — یہ — یہ تو بہت اندوہ ناک خبر ہے — کیا اب تک آپ کا بچّہ نہیں ملا ؟

نعیم : اگر مل گیا ہوتا — تو میں ہر روز یہاں کیوں کھڑا نظر آتا —

انسپکٹر : ویری سیڈ — تو آپ کا بچّہ اس سکول میں پڑھتا تھا —

نعیم : جی ہاں ! وُہ جماعت چہارم کا طالب علم تھا — ایک دن سکول گیا اور پھر گھر واپس نہیں آیا —

انسپکٹر : اوہ — اوہ — کوئی میرا دل مٹھی میں جکڑے ڈال رہا ہے — مہربانی فرما کر تفصیل بتائیں۔

نعیم : اس کے کلاس فیلوز اور دوستوں نے بتایا کہ وُہ صبح ٹھیک وقت پر سکول پہنچ گیا تھا اور

چھٹی ہونے پر سب کے ساتھ ہی سکول سے نکلا تھا ـــ

انسپکٹر نوید : لیکن گھر نہیں پہنچ سکا ـــ

نعیم : جی ہاں ؛ اس کے ایک کلاس فیلو نے یہ بات بھی بتائی تھی کہ طاہر کے پاس ایک زرد رنگ کی لمبی سی کار یک دم رُکی تھی ، پھر جو اس نے طاہر کی طرف دیکھا تو وُہ سڑک پر نہیں تھا اور کار بہت دُور جا چکی تھی ـــ لیکن یہ بات بتانے کا خیال اسے اس وقت آیا جب مَیں طاہر کی تلاش میں نکلا ، پھر مَیں نے پولیس میں رپورٹ درج کروائی ـــ اب ـــ اب تو تین سال ہو گئے ہیں جناب ـــ

تیز سسکیوں کی آواز ـــ

انسپکٹر : اُف مالک ـــ اس قدر بہیمانہ جُرم ـــ میں ـــ میں اس مُجرم کو تلاش کر کے رہوں گا ـــ مسٹر نعیم ، اللہ نے چاہا تو آپ کا بیٹا آپ کے گھر آ کر رہے گا ـــ

نعیم : یہ ـــ یہ آپ کیا کہ رہے ہیں ـــ کیا ایسا ممکن ہے ـــ جب کہ واردات کو تین سال کا

طویل عرصہ گزر گیا ۔ آخر اب ۔ اسے کس طرح تلاش کیا جا سکتا ہے ۔

انسپکٹر : یہ میرا کام ہے ۔ آپ فکر نہ کریں ۔ اور مجھے اپنا پتا لکھوا دیں۔

نعیم : میں ۹.۳ ریلوے روڈ پر رہتا ہوں ۔

انسپکٹر : شکریہ ۔۔ بہت جلد ہماری ملاقات ہو گی۔

موسیقی ۔۔ فون پر نمبر ڈائل کرنے کی آواز ۔

انسپکٹر نوید : ہیلو ۔ انسپکٹر نوید سپیکنگ ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ حیرت ہے ۔ سات دن ہو گئے اور ابھی تک کوئی خبر نہیں پر ٹرخا رہے ہو ۔۔ مجھے یہ بات پسند نہیں ۔ کام ۔ کام اور صرف کام ۔ بس ایک یہی صورت ہے کامیابی کی ۔ ہاں ۔ ہدایات پر پوری طرح عمل کیا جائے ۔

ریسیور رکھنے کی آواز ۔ سلوٹ کی آواز ۔

انسپکٹر نوید : ہاں آصف ۔ میں صرف کامیابی کی خبر سننا پسند کروں گا ۔

آصف محمود : پورے شہر میں تین سو پانچ زرد کاریں ہیں

سر۔ آپ خود سوچیے ۔

انسپکٹر : آصف ! میں کچھ سوچنے کے لیے تیار نہیں۔ تم سوچو۔ ایک باپ کا لختِ جگر اس سے چھین لیا گیا ہے ۔ طرہ یہ کہ تین سال بیت گئے ۔ اس کے دل پر کیا بیتی ہو گی آصف، اور پھر ۔ اس بچّے پر کیا گزر رہی ہو گی، نہیں آصف ۔ دُنیا کی تاریخ میں اس سے بھیانک جُرم نے شاید جنم ہی نہیں لیا۔ میں مجُرموں کو نہیں چھوڑوں گا ۔

آصف محمود : ٹھیک ہے سر ۔ تین سو پانچ کاروں ، ان کے مالکان ، مالکان کے پتوں کی مکمل فائل پیشِ خدمت ہے ۔ میں تو صرف یہ کہنا چاہتا تھا کہ آخر اتنی بہت سی کاروں میں سے اس کار کا پتا کیسے چلایا جا سکتا ہے۔ جس کے ذریعے بچّے کو اغوا کیا گیا ہے ۔

انسپکٹر : ہوں ! تم فکر نہ کرو آصف ۔ مجھے ان تین سو پانچ آدمیوں سے بھی باری باری ملنا پڑا تو ملوں گا ۔ ان سے سوالات کروں گا ۔ اور اندازہ لگاؤں گا کہ ان میں سے مجرم کون

کون ہو سکتا ہے ، پھر میں ان ناموں کو
الگ کر کے خاص توجہ دوں گا —

آصف : لیکن سر — اس کام میں کتنا وقت لگ جائے
گا — آپ نے سوچا ہے۔

انسپکٹر نوید : نہیں — اور نہ سوچنا چاہتا ہوں — یُوں سمجھ
لو — میرے سر پر بُھوت سوار ہو گیا ہے ،
تم جا سکتے ہو آصف — اور بقیہ ہدایات پر
عمل کرو — اس فائل کو میں خود دیکھ لوں
گا —

آصف : او کے سر !

قدموں کی آواز موسیقی — کاروں کی
ورکشاپ میں کھٹ پٹ کی آوازیں۔

انسپکٹر نوید : معاف کیجیے گا جناب — آپ کتنے پانی میں
ہیں —

مستری : جی — کیا مطلب ؟

انسپکٹر نوید : آپ اس ورکشاپ کے مالک ہیں ؟

مستری : بالکل ہوں !

انسپکٹر نوید : گاڑیاں رنگ کرنے کا کتنا پرانا تجربہ ہے ؟

مستری : بس یُوں سمجھ لیں ، اس دشت کی سیاحی

میں عمر بیتی ہے ۔

انسپکٹر : خوب ! اگر میں ایک گاڑی رنگ کروانا چاہوں، تو زیادہ سے زیادہ اور کم از کم کتنا وقت لگ جائے گا ۔

مستری : ایک دن بھی لگ سکتا ہے اور ایک ہفتہ بھی ۔

انسپکٹر : گویا ایک دن سے کم وقت نہیں لگ سکتا ۔

مستری : جی ہاں ! بالکل ۔ لیکن تسلی بخش کام ہفتے میں ہی ہو گا ۔

انسپکٹر : شکریہ ۔ بس یہی معلوم کرنا تھا ۔

مستری : جی کیا مطلب ۔ صرف معلوم کرنا تھا ۔ گاڑی رنگ نہیں کروائیے گا ۔

انسپکٹر : شکریہ ! شہر میں رنگ کرنے کی کتنی ورکشاپیں ہوں گی ؟

مستری : پندرہ کے قریب تو ضرور ہوں گی ، لیکن جو مہارت ہمیں حاصل ہے ۔ اور کسی کو نہیں ۔

انسپکٹر : بہت خوب ! یہ میرا کارڈ ملاحظہ کریں ۔

مستری : (چونک کر) اوہو ۔ آ ۔ آپ ۔ آپ ۔

انسپکٹر : اب بتائیں ۔ آپ کسی ایسے شخص کو جانتے

ہیں ۔ جسے آئے دن گاڑی رنگ کروانے کا
خبط ہو ۔

مستری : جی ۔ جی ۔ ہاں ۔ ہیں کچھ ایسے بھی سر پھرے ۔

انسپکٹر : شکریہ ۔ مجھے ان کی گاڑیوں کے نمبر لکھوا
دیں ۔

مستری : آپ ۔ آپ کیا کریں گے جناب ؟

انسپکٹر : میں کیا کروں گا ۔ بات دراصل یہ ہے کہ
میرا بھی سر پھر گیا ہے ۔ آپ ایک کاغذ پر
نمبر لکھ دیں ۔

موسیقی فیڈ ان ۔ فون کی گھنٹی بجنے
کی مسلسل آواز ، ریسیور اٹھانے
کی آواز ۔

انسپکٹر : ہیلو آصف ۔ ہوں ۔ تو تعاقب کے تمام انتظامات
مکمل ہو چکے ہیں ۔ آل رائٹ ۔ ایک بات
کا خیال رہے ۔ میں چاہتا ہوں ۔ اس کے
فرشتوں کو بھی تعاقب کا شک نہ ہو ۔ ہر
سڑک پر ہماری گاڑیاں پہلے سے موجود ہوں ،
تاکہ وہ جس سڑک سے بھی جائے ۔ تعاقب کا سلسلہ
منقطع نہ ہو ۔ ہوں ۔ ٹھیک ہے ۔ میں پہنچ

جاؤں گا ـ فکر نہ کرو

ریسیور رکھنے کی آواز ـ

بیگم نوید : یہ کس کا تعاقب ہو رہا ہے جناب ؟

انسپکٹر نوید : ایک سنگ دل مجرم کا بیگم ـ وہ بچّے اغوا کرتا ہے ـ

بیگم نوید : اُف مالک ـ ایسے شخص کو تو بیچ چوراہے پھانسی دی جانی چاہیے ـ

انسپکٹر : پہلا مرحلہ اسے گرفتار کرنے کا ہے ـ اس کے بعد یہ تجویز حکامِ بالا کے سامنے رکھوں گا ـ

بیگم نوید : آخر یہ لوگ ان بچّوں کا کرتے کیا ہیں ـــ

انسپکٹر : یہ نہ پُوچھو بیگم ـــ رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے ، اچھا مَیں چلا ـــ کہیں وقت ہاتھ سے نہ نِکل جائے ـــ

موسیقی فیڈ ان ـــ جیپ سٹارٹ ہونے کی آواز ـــ آہستہ ہونے کی آواز ـــ

آصف : تعاقب شروع کیا جا چکا ہے سر ـــ آپ وقت پر آئے ـــ

انسپکٹر : آؤ جلدی کرو ـــ وہ اس وقت کہاں ہے ؟

آصف : شمالی سڑک پر۔ اس وقت چھٹے کلومیٹر سے گزر رہا ہے۔ وائرلیس پر برابر اطلاع مل رہی ہے سر۔

انسپکٹر : اور وہ بچہ اغوا کر چکا ہے۔

آصف : بالکل۔ اس نے بہت ہی مہارت کا ثبوت دیا ہے سر۔ اگر ہم پہلے سے اس کی نگرانی نہ کر رہے ہوتے تو وہ نکل گیا تھا اس مرتبہ بھی۔

انسپکٹر : اس تک پہنچنے کے لیے ہمیں پاپڑ بھی تو بہت بیلنا پڑے ہیں۔ شاید میں نے اتنی محنت کسی دوسرے کیس پر نہیں کی ہوگی۔

وائرلیس کی ٹوں ٹوں۔

آصف : یس۔ اٹ از۔ سب انسپکٹر آصف۔ ہاں ہاں۔ ٹھیک ہے۔ کیری آن۔ ہم پہنچ رہے ہیں۔ اوور۔

وائرلیس کی آواز بند۔

انسپکٹر : جب تک ہم اس کی منزل تک نہ پہنچ جائیں، اس وقت تک زبردست احتیاط کی ضرورت ہے آصف۔ وائرلیس پر یہ ہدایات پھر

دہرا دو —

آصف : او کے سر !

پھر ٹوں ٹوں کی آواز شروع۔ بہت سی جیپوں کی آواز شامل — پتھر کوٹنے کی دور کی آوازیں —

انسپکٹر : اُف اللہ ! آصف یہ آوازیں سُن رہے ہو ؟

آصف : یس سر — میرا جگر پھٹا جا رہا ہے —

انسپکٹر : ہمیں صبر اور تحمل سے کام لینا ہو گا — ورنہ کھیل خراب ہو سکتا ہے — یہ لوگ عام طور پر مسلّح ہوتے ہیں — مسلّح نہ ہوں تو تمام بچّوں کو کس طرح کنٹرول کریں — لہٰذا پہلے چاروں طرف سے اس کیمپ کو گھیرے میں لے لیا جائے — اس کے بعد ایکشن ہو گا۔

آصف : او کے سر — آپ کی ہدایات پر حرف بہ حرف عمل ہو گا —

سسپنس فل میوزک — کافی وقفے تک جاری رہنے کے بعد آوازیں مدھم۔

آصف : تمام تیاری مکمل ہو چکی ہے سر — ایک بھی آدمی فرار نہیں ہو سکے گا —

انسپکٹر : گڈ ! اب میں اعلان کروں گا۔

سپیکر پر بلند آواز۔

انسپکٹر : خبردار ! تم لوگوں کو پوری طرح گھیرے میں لیا جا چکا ہے۔ فرار ہونے کی کوشش بے سود بھی ہو گی اور تکلیف دہ بھی۔ ہمیں یہ حکم ہے کہ تم میں سے جو کوئی بھی فرار ہونے کی کوشش کرے، اسے بے دریغ گولیوں سے چھلنی کر دیا جائے، کیوں کہ تم لوگ کسی رحم کے مستحق نہیں ہو۔ ہاتھ اوپر اُٹھا کر ہم تک چلے آؤ۔

بچّوں کا شور۔ چیخیں۔ آوازیں۔
فائر۔ دوڑتے قدموں کی بے شمار آوازیں،
مسلسل آوازیں۔ کافی وقفے تک یہ
آوازیں جاری رہتی ہیں۔

آصف : مبارک ہو سر۔ سب گرفتار کر لیے گئے۔ بچّوں کی حالت تو دیکھی نہیں جاتی سر۔ سوکھ کر ہڈیوں کا ڈھانچہ ہو گئے ہیں۔ ان کی تو آنکھوں کے آنسو بھی خشک ہو چکے ہیں سر۔

انسپکٹر : (آہ بھر کر) اُف۔ میں۔ میں ان بچّوں کو کس

طرح دیکھ سکوں گا ۔ ان سب کا مُجرم میں
ہوں آصف ۔

آصف : جی ۔ یہ آپ کیا کہ رہے ہیں ۔

انسپکٹر : ہاں آصف ۔ ہم سب ان کے مُجرم ہیں ۔ یہ
خرکار کیمپ ہماری کوتاہیوں کا ثمرہ ہیں ۔
مجھے اپنے آپ سے شرم آ رہی ہے آصف ۔
میں ان بچّوں کے سامنے جاؤں گا آصف ۔ ان
کی جگہ آج میں آنسو بہاؤں گا ۔

قدموں کی آوازیں ۔ بچّوں کی بے تحاشا
سسکیاں ۔ چیخ اور تھانے میں مرمت
کی آواز ۔ قدموں کی آواز ۔ سلوٹ
کی آواز ۔ ہائے مرا کی آوازیں ۔

انسپکٹر : کرم خان ۔ پھر وُہی مرمت ۔ بند کرو یہ سب ۔
اور اس کار والے کو میرے سامنے حاضر
کرو ۔

کرم خان : او کے سر ۔

قدموں کی آواز ۔

انسپکٹر : بیٹھو ۔ تمھارا نام ؟

زبیر وارثی : میں زبیر وارثی ہوں ۔ آپ زیادہ دیر مجھے حوالات

میں نہیں رکھ سکیں گے۔

انسپکٹر : کیا مطلب ؟

زبیر وارثی : اگر اس کا امکان ہوتا تو میں یہ کام کیوں کرتا۔

انسپکٹر نوید : وضاحت کرو۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔

زبیر : بہت بڑے بڑے لوگ میری پشت پر ہیں۔

انسپکٹر : کیا تمھیں اس بات سے انکار ہے کہ تم بچوں کو اغوا کرتے رہے ہو۔ اور اس طرح ایک خرکار کیمپ چلاتے رہے ہو۔

زبیر : ہاں ! یہ سراسر الزام ہے۔ آپ کے پاس میرے خلاف کیا ثبوت ہے۔

انسپکٹر : میں نے تمھیں سو سے زائد پولیس کے آدمیوں کی موجودگی میں گرفتار کیا ہے۔ اس دوران کی فلم بھی تیار کی گئی ہے۔

زبیر : اوہ ! مجھے فلم کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔ خیر۔ اس کے باوجود میں بچ جاؤں گا۔

انسپکٹر : لیکن تم انسانیت کے بہت بڑے مجرم ہو۔ تمھارا بچ جانا میری موت کے مترادف ہو

گا —

زبیر : بہت جلد معلوم ہو جائے گا — ہم دونوں میں سے کون طاقت ور ہے — کیا آپ میری ایک اُلجھن رفع کر سکتے ہیں ؟

انسپکٹر : (طنزاً) تم جیسے لوگ بھی اُلجھن محسوس کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں —

زبیر : اُلجھن یہ ہے کہ آپ کیمپ تک کس طرح پہنچ گئے —

فون کی گھنٹی کی آواز — ریسیور اُٹھانے کی آواز —

انسپکٹر : ہیلو — انسپکٹر نوید سپیکنگ — جی — کون — اوہ سر اقبال خان — جی ہاں — آپ نے ٹھیک سُنا ہے — کیا فرمایا — آپ کے دوست — لیکن جناب یہ کیسے ممکن ہے — آپ نہیں جانتے — جی نہیں — مم — میں مجبور ہوں — ضرور کیوں نہیں سر —

ریسیور رکھنے کی آواز —

زبیر : سر اقبال خان کا فون تھا نا انسپکٹر صاحب —

انسپکٹر : ہاں ! وہ تمھاری سفارش کر رہے تھے —

زبیر : میں نے تو پہلے ہی کہ دیا تھا — ابھی کیا ہے،

آگے آگے دیکھیے ۔ کس کس کے فون آتے ہیں۔

انسپکٹر : سُنو زبیر وارثی ۔ اگر مجھے اس حد تک مجبور کیا گیا تو میں حوالات کا دروازہ ضرور کھول دوں گا ۔ لیکن ۔

زبیر : لیکن کیا ؟

انسپکٹر : لیکن میں ۔

فون کی گھنٹی کی آواز ۔ ریسیور اُٹھانے کی آواز ۔

انسپکٹر نوید : ہیلو ۔ یس سر ۔ بول رہا ہوں ۔ جی ۔ جی ہاں، جی نہیں ۔ جی نہیں ۔ یہ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے سر ۔ اس کے جرائم کی فہرست اس قدر طویل ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے ۔ اسے چھوڑ دینا انسانیت کے منہ پر ایک طمانچہ ہو گا ۔ ماؤں کی گود خالی کر دینے کے برابر ہو گا ۔ سوری سر ۔ میں یہ نہیں کر سکتا ۔

ریسیور رکھنے کی آواز ۔

زبیر : ابھی کیا ہے ۔ بہت چکر آئیں گے آپ کو ۔

انسپکٹر : میں دیکھوں گا ۔ کرم خان ۔ اسے بند کر دو ۔ اور دیکھو ۔ میری اجازت کے بغیر تم اسے باہر

نہیں نکالو گے۔

کرم خان : او کے۔

انسپکٹر : پھر سُن لو کرم خان — کوئی بھی تمہیں حُکم دے، حوالات کا دروازہ نہیں کھولو گے۔

کرم خان : پَر — چاہے — آئی — آئی جی صاحب ہی کیوں نہ حُکم دیں۔

انسپکٹر : وُہ ایسا حُکم کیوں دینے لگے۔

سلوٹ کی آواز۔

چپراسی : سر — آپ کو آئی جی صاحب یاد فرما رہے ہیں۔

انسپکٹر : اچھا — ابھی حاضر ہوتا ہوں۔

قدموں کی آواز۔

آصف : مجھے خوف محسوس ہو رہا ہے سر۔

انسپکٹر : فکر کی ضرورت نہیں — زبیر ایک بڑا مجرم ضرور ہے — کوئی ہوّا نہیں۔

موسیقی فیڈ ان — تین مرتبہ گھنٹا بجنے کی آواز — کوڑا لہرانے کی آواز۔

کھُردری آواز : رات کے تین بج گئے — اور وُہ کم بخت اب

تک نہیں آئے ۔

دُوسری آواز : آتے ہی ہوں گے باس ۔

کھُردری آواز : اگر وُہ ناکام لوٹے تو میں ان کی ہڈیاں چبا جاؤں گا ۔

دُوسری آواز : آج تک ناکام لوٹے ہیں جو آج لوٹیں گے ۔

کار کا انجن رُکنے کی آواز ۔

دُوسری آواز : لیجیے ۔ وُہ آ گئے ۔

کھُردری آواز : بشرطیکہ اسے ساتھ لائے ہوں ۔

بھاری قدموں کی آوازیں ۔ وزنی جسم فرش پر پھینکے جانے کی آواز ۔

تیسری آواز : لیجیے باس ۔ آپ کا مُجرم حاضر ہے ۔

کھُردری آواز : گڈ ۔ یہ کیا ہے تم نے کام ۔ کھولو اسے ۔ ارے یہ تو بے ہوش ہے ۔

تیسری آواز : ہاں باس ۔ بڑی مشکل سے قابو میں آیا ۔ اس کی بیوی بھی کچھ کم دلیر ثابت نہیں ہوئی ۔ وُہ بھی مرنے مارنے پر تُل گئی تھی ۔ اس کی کن پٹی پر بھی پستول کا دستہ رسید کرنا پڑا ۔ اور اس کے سر پر تو کئی زبردست چوٹیں لگائیں تب کہیں جا کر یہ بے ہوش

ہوا۔

کھُردری آواز : ہُوں! انسپکٹر نوید کا اتنا نام بلا وجہ نہیں ہے، خیر۔ اب اسے ہوش میں لاؤ۔

موسیقی۔

انسپکٹر : آہ۔ اُف۔ ہائے۔ مم۔ ارے۔ میں کہاں ہوں۔ تم لوگ کون ہو۔ اور۔ اور یہ تم نے چہروں پر نقاب کیوں ڈال رکھے ہیں؟

کھُردری آواز : انسپکٹر نوید۔ اس وقت تم ہمارے قبضے میں ہو۔ یہ قلم اور کاغذ لو۔

انسپکٹر : کیا لکھوانا چاہتے ہو مجھ سے۔

کھُردری آواز: اس پر لکھ دو۔ زبیر وارثی کو حوالات سے نکال دیا جائے۔

انسپکٹر : ہرگز نہیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔

کھُردری آواز: یہ ہو کر رہے گا انسپکٹر۔

انسپکٹر : تم ہو کون۔ پہلے یہ بتاؤ۔

کھُردری آواز: یہ تم کبھی نہیں جان سکو گے۔

انسپکٹر : اور تمہارا زبیر وارثی سے کیا تعلق ہے؟

کھُردری آواز: ابھی تک اتنا اندازہ نہیں لگا سکے انسپکٹر۔ میں اس کا باس ہوں۔

انسپکٹر : کیا مطلب۔ وہ۔ وہ خرکار کیمپ چلانے کے ذمے دار دراصل تم ہو؟

کھُردری آواز : ٹھیک سمجھے۔

انسپکٹر : اُف مالک۔

کھُردری آواز : اب یا تو تم زبیر کی آزادی کے پروانے پر دستخط کرو گے۔ یا کوڑوں سے اپنی کھال ادھڑواؤ گے۔

انسپکٹر : کھال ادھڑوانا منظور ہے۔

کھُردری آواز : تمھاری مرضی۔

کوڑوں کی شائیں شائیں۔ آہیں۔
موسیقی۔ کوڑوں کی آواز یک لخت بند۔

انسپکٹر : کوڑے کا ایک سرا اب میرے ہاتھ میں ہے۔ لو۔ میں اسے جھٹکا دینے لگا ہوں۔ اب دیکھوں گا۔ تم میں کتنا کس بل ہے۔

دھڑام دھڑام کی آوازیں۔ میزیں کرُسیاں گرنے کی آوازیں۔ مُکوں کی آوازیں۔ چیخیں۔ پھر ایک فائر کی آواز۔

انسپکٹر : خبردار۔ اب تمھارا پستول میرے ہاتھ میں ہے،

حرکت کرنے کی کوشش نہ کرنا ۔ میرے ایک ہاتھ میں پستول بدستور تمھاری طرف رہے گا، دُوسرے ہاتھ سے مَیں فون کروں گا ۔ جس نے بھی حرکت کی ۔ وُہی ڈھیر ہوا ۔

فون پر نمبر گھمانے کی آواز ۔

انسپکٹر : ہیلو آصف ۔ فوراً میری مدد کو پہنچو ۔ ہاں ۔ مجھے گھر سے بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا ہے ۔ گھر میں بیگم بھی زخمی پڑی ہیں ۔ ان کے لیے بھی ہسپتال فون کرتے آنا ۔ آنا کہاں ہے ۔ اوہ ۔ یہ تو مجھے نہیں معلوم ۔ ایک منٹ ہولڈ کرو ۔ میں ان سے معلوم کرتا ہوں ۔ کیوں بھئی ۔ یہ کون سا علاقہ ہے ؟

کھُردری آواز : نہیں بتائیں گے ۔

انسپکٹر : تو میں گولی چلا دوں گا ۔

کھُردری آواز : چلا دو گولی ۔

انسپکٹر : نہیں ۔ اس طرح مزا نہیں آئے گا ۔ تم پر تو بھری عدالت میں مقدمہ چلے گا ۔ ٹھہرو ۔ میں اس کھڑکی سے نیچے جھانک کر اندازہ لگا سکتا ہوں ۔ خبردار ۔ پستول کی نال کا رُخ

بدستور تم لوگوں کی طرف رہے گا ۔ حرکت نہ
کرنا ۔

قدموں کی آواز ۔ موسیقی ۔

انسپکٹر : اوہ ۔ یہ تو نواب ٹاؤن ہے ۔ سُن رہے ہو
آصف ۔ نواب ٹاؤن پہنچ جاؤ ۔ کوٹھی کا نمبر
بتانے کے قابل نہیں ہوں ۔ ہاں ۔ ٹھیک ہے ۔

ریسیور رکھنے کی آواز ۔

انسپکٹر : لو دوستو ۔ تمہارا تو ہو گیا بندوبست ۔ اے
خبردار ۔

دوڑتے قدموں کی آوازیں ۔ فائروں کی
آوازیں ۔ دو تین چیخیں ۔
موسیقی فیڈ ان ۔ دفتر کی آوازیں ۔
ٹائپ رائٹر کی آواز ۔ سلوٹ مارنے
کی آواز ۔

انسپکٹر : آپ نے مجھے یاد فرمایا سر ۔
آئی جی : آؤ ۔ بیٹھو ۔

فون کی گھنٹی کی آواز ۔ ریسیور اُٹھانے
کی آواز ۔

آئی جی : ہیلو ۔ آئی جی نثار احمد سپیکنگ ۔ یس ۔ اوہ ۔

آپ ہیں سکندر صاحب ۔ جی ۔ جی ہاں ۔ آپ نے ٹھیک سُنا ہے ۔ جی ہاں ۔ میں نے ابھی ابھی انھیں بلوایا ہے ۔ آپ فکر نہ کریں ۔ مطمئن رہیے ۔ جی ہاں !

ریسیور رکھنے کی آواز ۔

آئی جی : یہ آپ کیا کرتے پھر رہے ہیں انسپکٹر نوید؟

انسپکٹر : میں سمجھا نہیں سر ۔ آپ کا اشارہ کس طرف ہے ۔

آئی جی : پہلے آپ نے زبیر وارثی کو گرفتار کیا ۔ اور اب ۔

انسپکٹر : لیکن یہ تو میرا فرض تھا سر ۔

آئی جی : زبیر وارثی کے خلاف آپ کے پاس کیا ثبوت ہے ۔

انسپکٹر : میں نے گرفتاری کے مناظر فلم بند کروائے تھے سر ۔ اور پھر سیکڑوں بچے اس کے خلاف عدالت میں گواہی دے سکتے ہیں ۔

آئی جی : اس کا مطلب ہے ۔ وہ واقعی مجرم ہے ۔

انسپکٹر : یس سر ۔ اس میں کوئی شک نہیں ۔

آئی جی : خیر ۔ دُوسرے صاحب کے بارے میں کیا

ہے۔

انسپکٹر : وُہ زبیر وارثی کا باس ہے۔

آئی جی : ہُوں ! اب کان ادھر لائیے۔

سرگوشیوں کی آوازیں ۔ موسیقی فیڈ ان ۔ ہسپتال میں ایمبولینس کی آوازیں تیز قدموں کی آوازیں۔

انسپکٹر : اب کیا حال ہے بیگم ؟

بیگم : میری بات چھوڑیں۔ مُجرموں کا کیا رہا۔

انسپکٹر : بہت مشکل میں ہوں ۔ ان کے تعلقات بہت با اثر لوگوں سے ہیں۔ دباوٗ ہے کہ بڑھتا ہی جا رہا ہے ۔ دو ہی صورتیں ہیں ۔ ایک یہ کہ میں ملازمت سے استعفیٰ دے دوں یا پھر۔

بیگم : (بے چین ہو کر) یا پھر کیا ؟

انسپکٹر : کک ۔ کچھ نہیں ۔ ویسے بہت شان دار قسم کی پیش کشیں بھی ہو چکی ہیں۔ لکھ پتی تو بن ہی سکتے ہیں بیگم۔

بیگم نوید : (گھبرا کر) یہ آپ کیا کہ رہے ہیں۔ آخر ہمارے مُلک میں ایسا کیوں ہے۔ اس قدر گھناوٗنے

مجرموں کی بھی سفارشیں کی جاتی ہیں۔

انسپکٹر : ہاں! میں ان دنوں ایک پہاڑ جتنا دباؤ خود پر محسوس کر رہا ہوں۔

بیگم : اوہ — اوہ!

موسیقی — پولیس اسٹیشن کی آوازیں۔

انسپکٹر : کرم خان —

کرم خان : یس سر!

انسپکٹر : ان دونوں کو حاضر کرو —

کرم خان : بہت بہتر!

قدموں کی آواز —

آصف : اب آپ ان سے کیا کہنا چاہتے ہیں سر؟

انسپکٹر : آصف! میں بہت پریشان ہوں — خاموش رہو۔

آصف : آل رائٹ سر۔

قدموں کی آوازیں —

کھردری آواز : یہ حاضری کس سلسلے میں ہے انسپکٹر صاحب — کیا آپ نے ہتھیار ڈال دیے؟

انسپکٹر : ایسی کوئی بات نہیں — میں نے تمھیں آخری بار بلایا ہے — وہ بھی دو باتیں کرنے کے لیے۔

زبیر وارثی : ہم آپ کی دو باتیں کیا سو باتیں سننے کے لیے

تیار ہیں، لیکن پہلے ایک بات بتا دیں۔

انسپکٹر : ہُوں! اچّھا—

زبیر : آپ کیمپ تک کیسے پہنچے تھے؟

انسپکٹر : اس سلسلے میں واقعی مجھے بہت محنت کرنا پڑی — پہلے تو شہر بھر کی زرد کاروں کا ریکارڈ مہیا کیا، پھر کاریں رنگ کرنے والوں سے ملاقاتیں کیں — ایک پینٹر نے آخر ایک ایسے آدمی کے بارے میں بتایا جو ہر ماہ کار کو نیا رنگ کرواتا تھا — یعنی رنگ بدلوا لیتا تھا — اور وُہ تم تھے زبیر — پھر میں نے تمھاری —

زبیر : بس جناب — سمجھ گیا — میری اُلجھن رفع ہو گئی —

انسپکٹر : اور تمھارے باس تو خود ہی مجھے اپنے اڈے پر لے گئے تھے — خیر — اب میری دو باتیں سُن لو —

زبیر : ہاں ضرور — کہیے —

انسپکٹر : جُرم کی سزا انسان کو مل کر رہتی ہے — تم دونوں بچ نہیں سکو گے — بہتر ہو گا —

: سزا بھگتنا قبول کر لو۔ اور سفارشوں کے یہ جال میرے ارد گرد سے ہٹا لو۔

کھُردری آواز : بس گھبرا گئے انسپکٹر۔ ابھی تو بہت بُرا وقت تم پر آنے والا ہے۔ اپنے اصل سفارشیوں کو تو ہم نے ابھی اطلاع ہی نہیں دی۔ انھیں اطلاع ہو گئی تو۔

انسپکٹر : افسوس! تم لوگ دوسروں کی بات سُننے کے شاید قائل ہی نہیں۔

زبیر : ہاں! یہی بات ہے۔

انسپکٹر تو یہی تمھارا فیصلہ ہے۔ تم رہا ہونے کے لیے سفارشوں کا سہارا اسی طرح لیتے رہو گے۔

زبیر : بالکل!

انسپکٹر : تمھاری مرضی۔ اب میں تم لوگوں کو بات چیت کے لیے نہیں بلاؤں گا۔

زبیر : لیکن ہمارے لیے حوالات کا دروازہ ضرور کھلوائیں گے۔

انسپکٹر : دیکھا جائے گا۔ کرم خان۔ انھیں بند کر دو اور چوکس رہو۔

موسیقی ۔ جیپ چلنے کی آواز۔

آصف : یہ کیا ہوا سر؟

انسپکٹر : میری تمام کوششیں ناکام گئیں آصف ۔ ان کے ہاتھ بہت لمبے ہیں ۔

آصف : پھر ۔ اب آپ کیا کریں گے؟

انسپکٹر : تم ۔ تم میرے ساتھ ہی تو ہو آصف ۔

آصف : کیا مطلب سر ۔

انسپکٹر : مطلب یہ کہ ۔ ہم پولیس اسٹیشن ہی چل رہے ہیں ۔

آصف : اوہ ۔ آپ ۔ آپ انھیں رہا کر رہے ہیں ۔

انسپکٹر : ہاں آصف ۔ مم ۔ میں ۔ میں ہار گیا ہوں آصف ۔

آصف : سس ۔ سر ۔

موسیقی ۔ جیپ کی آواز ۔ وقفے کے بعد جیپ رکنے کی آواز ۔ سلوٹ کی آوازیں ۔ قدموں کی آوازیں ۔

انسپکٹر : کرم خان ۔ حوالات کا دروازہ کھولو ۔

کرم خان : بہت بہتر سر!

زنجیروں کی آواز ۔ مکس قدموں کی آواز ۔

زبیر وارثی : کیوں انسپکٹر صاحب۔ آپ ہمیں رہا کرنے پر مجبور ہو ہی گئے نا۔

انسپکٹر : ہاں وارثی۔ یہ ٹھیک ہے۔ تم لوگوں کے تعلقات بہت بڑے بڑے جاگیرداروں کے ساتھ ہیں۔ اور ان کا اثر آفیسرز پر ہے۔ یہ دباؤ مجھے شکست دینے میں کامیاب ہو گیا۔ مم۔ میں تم دونوں کو رہا کر رہا ہوں۔

اقبال خان : فکر نہ کریں انسپکٹر۔ ہماری طرف سے آپ بھی انعام کے مستحق ہوں گے۔

انسپکٹر : یہ انعام ہی تو ہمیں لے بیٹھے۔ کاش۔

زبیر : کیا کہنا چاہتے ہیں انسپکٹر۔

انسپکٹر : کک۔ کچھ نہیں۔ اب کیا کہوں گا۔ کھیل تو ختم ہو چکا ہے۔

زبیر : ہم نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا۔

کرم خان : لیجیے جناب۔ تالا کھل گیا۔

انسپکٹر : آئیے۔ باہر تشریف لے آئیے۔ آصف۔ کرم خان ادھر دائیں طرف ہٹ جاؤ۔ ان کا راستا نہیں روکا جائے گا۔

آصف : جب آپ انہیں رہا کر رہے ہیں تو ہم

کون ہوتے ہیں سر۔ راستا روکنے والے۔

انسپکٹر : ہاں! تم ٹھیک کہتے ہو۔

قدموں کی آواز ۔ موسیقی ۔

زبیر وارثی : اللہ حافظ انسپکٹر صاحب ۔ ہم اب کبھی یہاں نہیں آئیں گے۔

اقبال خان : ہاں! اور نہ آپ لا سکیں گے۔

انسپکٹر : میرا بھی یہی خیال ہے۔ ادھر میری طرف دیکھیے ۔ میرے ہاتھ میں کیا ہے ۔

اقبال خان : آپ کے ہاتھ میں ۔ یہ ۔ یہ تو ۔۔ یہ تو۔

زبیر وارثی : (چیخ کر) کیا مطلب ۔ آپ کیا کرنے جا رہے ہیں ۔

دو فائروں کی آواز ۔ دو چیخیں ۔
موسیقی ۔

آصف : (گھبرا کر) یہ ۔ یہ آپ نے کیا کیا سر۔

انسپکٹر : میں نے ٹھیک کیا آصف ۔ حوالات سے نکل کر یہ پھر وہی دھندا شروع کرتے ۔ ماؤں کی گود خالی کرتے ۔ قوم کے کتنے ہی لوگوں کو زندہ درگور کرتے ۔ کیا اس سے یہ بہتر نہیں رہا۔۔۔

آصف : (ہکلا کر) لل — لیکن سر — آپ جانتے ہیں — اب کیا ہوگا —

انسپکٹر : ہاں بھئی — کیوں نہیں جانتا — آخر میں قانون کا محافظ ہوں — لو میں خود ہی حوالات کے اندر جا رہا ہوں — تم تالا لگا دو اور افسرانِ بالا کو فون کر دو — بھئی کیا ہے — میں جیل چلا جاؤں گا — ایک خرکار کیمپ کھلنے سے یہ کہیں بہتر ہے کہ ایک انسان جیل چلا جائے۔

موسیقی — سسکیوں کی آواز مکس اِن

انسپکٹر : رو رہی ہو بیگم — کیا میں نے کوئی غلط کام کیا ہے —

بیگم نوید : (سسکیوں میں) ہاں — بہت غلط — اتنا کہ بتا نہیں سکتی —

انسپکٹر : کیا کہہ رہی ہو بیگم —

بیگم نوید : میں — میں ٹھیک کہہ رہی ہوں — اگر آپ کو یہ کام کرنا تھا — تو پھر مجھے بھی شریک کر لیا ہوتا — آخر میں آپ کی شریکِ حیات ہوں — شریکِ سفر کیوں نہ رہنے دیا مجھے — ایک پستول آپ میرے ہاتھ میں دے دیتے۔

انسپکٹر نوید : بیگم !

بیگم : ٹھیک تو کہ رہی ہوں — ایک گولی آپ چلاتے، دُوسری میں —

انسپکٹر : تمھیں تو فخر کرنا چاہیے بیگم —

بیگم : بے شک — میں جتنا بھی فخر کروں کم ہے — لیکن اُس صورت میں میرے فخر کا عالم ہی اور ہوتا —

بھاری قدموں کی آوازیں — سلوٹ کی آوازیں —

انسپکٹر : اوہ — سر آپ —

آئی جی : ہاں بھئی — میں — یہ سِسکنا وِسکنا بند کریں — بلاوجہ رونے کا کوئی فائدہ نہیں —

انسپکٹر : جی — کیا مطلب —

آئی جی : جب چاروں طرف سے سفارشیں آنے لگیں تو ہم نے مِل کر ایک پروگرام سوچا — پروگرام یہ تھا کہ ان حالات میں آپ کا امتحان لیا جائے — دیکھیں آپ کیا کرتے ہیں — اور آپ اس امتحان میں پورے اُترے — مُجرم خواہ کتنا با اثر ہو — حکومت کی یہ پالیسی

ہے کہ اسے کسی قیمت پر نہیں چھوڑا جا سکتا،
لہٰذا۔ آپ پر کوئی فردِ جُرم نہیں ہے۔
ہاں۔ مُبارک باد کے مستحق آپ ضرور ہیں۔

موسیقی۔

عجیب پہلو

تیز موسیقی فیڈ ان ۔ فون کی گھنٹی
بجنے کی آواز ۔ ریسیور اُٹھانے کی
آواز ۔

انسپکٹر نوید : انسپکٹر نوید سپیکنگ ۔ ہاں ہاں بول رہا ہوں ۔
سمجھا آپ انگریزی نہیں جانتے ۔ کیا نام بتایا،
اختر علی ۔ کہاں ۔ لیکن کیوں ۔ آپ میرے
دفتر آ سکتے ہیں ۔ گھر آ سکتے ہیں ۔ اچھا خیر ۔
یُوں ہی سہی ۔ ہاں ! میں آ جاؤں گا ۔ فکر
نہ کریں ۔ لیکن آپ وقت کی پابندی کیجیے
گا ۔

ریسیور رکھنے کی آواز ۔

بیگم نوید : کس شخص کا فون تھا ۔ جو اتنی انگریزی بھی
نہیں جانتا ۔

انسپکٹر : کچھ ان پڑھ لوگ بھی تو ہوتے ہیں بیگم ـ

بیگم نوید : وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے ؟

انسپکٹر : ہاں ! لیکن نہ تو میرے دفتر میں اور نہ گھر میں ـ ملاقات کے لیے اس نے ایک گھٹیا سے ریسٹوران کا نام لیا ہے ـ

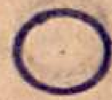
بیگم نوید : اور آپ وہاں جائیں گے ـ

انسپکٹر : ہاں ! مجھے اپنے کام سے عشق ہے ـ یہ عشق مجھے کسی بھی جگہ لے جا سکتا ہے ـ

بیگم نوید : اللہ ایسے عشق سے بچائے ـ

انسپکٹر : اچھا ـ میں چل دیا ـ دفتر کا وقت ہوا چاہتا ہے ـ

موسیقی فیڈ ان ـ



موسیقی فیڈ آؤٹ مکس ان ٹو ـ برتنوں کی گھنگھناہٹ ـ

انسپکٹر نوید : غالباً آپ ہی مسٹر اختر علی ہیں ـ

اختر علی : حیرت ہے ـ آپ نے کیسے جان لیا ـ جب کہ

یہاں مجھ جیسے کتنے ہی آدمی بیٹھے ہیں۔

انسپکٹر : (ہنس کر) میں ایک پولیس انسپکٹر ہوں۔

اختر علی : پھر بھی۔ کیا آپ میری حیرت دُور نہیں کریں گے۔

انسپکٹر : اوہ! ضرور۔ کیوں نہیں، میں جب ریسٹوران کے دروازے پر پہنچا تو صرف آپ نے بے تابانہ انداز میں میری طرف دیکھا۔ اور کسی نے ایسا نہیں کیا، اس لیے میں سیدھا آپ کے پاس چلا آیا۔

اختر علی : شکریہ۔ آپ کو میں نے اس گھٹیا جگہ بلایا۔ آپ نے بُرا تو نہیں مانا۔

انسپکٹر : ارے نہیں۔ اس میں بُرا ماننے کی کیا بات ہے۔

اختر : دراصل میں ایک غریب آدمی ہوں۔ بڑے ہوٹلوں میں داخل ہونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔

انسپکٹر : کوئی بات نہیں۔ آپ یہ بتائیں۔ مجھے کس لیے بلایا ہے۔

اختر : ایک عجیب سا معاملہ ہے۔ بتاتے ہوئے بھی

ڈر رہا ہوں ۔

انسپکٹر : آپ نے کوئی جرم تو نہیں کیا ۔

اختر : نن ۔ نہیں ۔

انسپکٹر : تب پھر ڈرنے کی کیا ضرورت ہے ۔

اختر : خیر ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ اگرچہ اپنے لیے فکر مند ہوں ۔

انسپکٹر : مجھ سے آپ کے لیے جو بھی ہو سکا ، کروں گا ۔

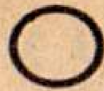
اختر : بہت بہت شکریہ جناب ۔ آپ کے بارے میں بہت کچھ سنا اور پڑھا ہے ۔

انسپکٹر : تو آپ پڑھ لکھ لیتے ہیں ۔ میں سمجھا تھا ۔

اختر : اوہ ہاں ! میں انگریزی نہیں جانتا ۔ اُردو لکھ پڑھ لیتا ہوں ۔ غربت کی وجہ سے مَیں صرف چند سال سکول کی تعلیم حاصل کر سکا ۔ خیر اس وقت ان باتوں کا کیا فائدہ ۔ میں آواز دھیمی رکھوں گا ۔ کک ۔ کہیں ۔ کوئی سُن نہ لے ۔

انسپکٹر : ٹھیک ہے ۔ ٹھیک ہے ۔

سرگوشیوں کی آواز مکس ان موسیقی ۔



موسیقی فیڈ آؤٹ مکس ان ٹو گلی میں
بچوں کا شور۔

اختر : اوہو۔ انسپکٹر صاحب آپ۔ اور یہاں۔ آپ نے یہ زحمت کیوں کی۔ مجھے بلا لیا ہوتا۔

انسپکٹر : آپ کو بلانا مناسب نہیں سمجھا۔ میں نے اس معاملے میں صورتِ حال کا جائزہ لیا ہے۔ لیکن کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکا۔ آپ کو اس معاملے میں میرے لیے کچھ محنت کرنا پڑے گی۔

اختر : میں ہر طرح تیار ہوں۔ بلکہ اسے اپنی خوش نصیبی خیال کروں گا۔

انسپکٹر : اگر ہر شہری آپ کی طرح سوچنے لگے تو یہ معاشرہ بہت جلد سُدھر جائے۔

اختر : آپ۔ آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔ یہ فرمائیے مجھے کیا کرنا ہے۔

انسپکٹر : آپ کا کام ذرا مشکل ہے۔ بہت احتیاط کی

ضرورت ہو گی ۔

اختر علی : اِن شاء اللہ ! آپ کو مایوسی نہیں ہو گی ۔

انسپکٹر : شکریہ ۔ مَیں آپ کے لیے ہدایات لکھ کر لے آیا ہُوں ۔ پہلے آپ ان کو پڑھ کر دیکھ لیں ۔ ان پر عمل کر سکیں گے یا نہیں ۔

اختر : آپ کا مطلب ہے ۔ میں اسی وقت پڑھوں ۔

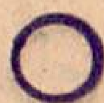
انسپکٹر : ہاں ! ورنہ مجھے پھر آنا پڑے گا ۔ آپ کو پولیس اسٹیشن بُلانا غلط ہو گا ۔

اختر : بہت بہتر ۔ میں پڑھتا ہُوں ۔

موسیقی فیڈ آؤٹ ۔

اختر : (چونک کر) مَیں ۔ میں سمجھ گیا انسپکٹر صاحب ۔ بالکل سمجھ گیا ۔ آپ فکر نہ کریں ۔

موسیقی فیڈ ان ۔



موسیقی فیڈ آؤٹ ۔ بیک گراؤنڈ ایک غزل کی آواز ۔ فون کی گھنٹی بجنے کی آواز ، ریسیور اُٹھانے کی آواز ۔

بیگم نوید : ہیلو ـ بیگم نوید بول رہی ہوں ـ آپ کون ہیں ـ کیا نام بتایا ـ انور شہزاد ـ جی ہاں ـ وہ ابھی دفتر نہیں گئے ـ ناشتا کر رہے ہیں ـ نہیں ـ میں انھیں ناشتے کے وقت فون نہیں سننے دیتی، جو بات ہے، آپ مجھے ہی بتائیں ـ اوہ ـ اچھا، ہُوں ـ ٹھیک ہے ـ

ریسیور رکھنے کی آواز ـ

انسپکٹر نوید : (قدرے دُور کی آواز) کیا بات ہے بیگم ـ یہ انور شہزاد صاحب کیا چاہتے ہیں ـ

بیگم نوید : ان کی خواہش ہے، آپ دفتر جانے سے پہلے ان کے گھر پہنچ جائیں ـ

انسپکٹر : کیوں ـ انھیں کیا ہوا ـ

بیگم نوید : ان کے گھر میں کوئی حد درجے پُر اسرار واردات ہوئی ہے ـ تفصیل انھوں نے نہیں بتائی ـ

انسپکٹر : اور یہ حضرت رہتے کہاں ہیں؛

بیگم نوید : یہ میں اس وقت بتاؤں گی، جب آپ ناشتے سے فارغ ہو جائیں گے ـ

انسپکٹر : اوہو ـ بتاؤ نا بھئی ـ

بیگم نوید : جی نہیں! آپ فوراً اُٹھ جائیں گے ـ

انسپکٹر نوید : ہاں ! یہ تو ہے ۔ لیکن میں کیا کروں ۔ مجھے اپنے فرائض سے جنون کی حد تک لگاؤ ہے ۔
خیر میں ناشتا جلدی جلدی کیے لیتا ہوں ۔

بیگم نوید : ہرگز نہیں، آپ ایسا بھی نہیں کریں گے ۔

انسپکٹر : اچھا بابا !

موسیقی ۔

انسپکٹر : لیجیے ۔ اب تو آپ مطمئن ہیں ۔ اب انور شہزاد کا پتا مرحمت فرمائیے ۔

بیگم : ۱۰۷، اقبال نگر ۔

دوڑتے قدموں کی آواز، بیگم کی ہنسی کی آواز مکس ان ٹو موسیقی ۔



موسیقی فیڈ آؤٹ مکس ان ٹو چڑیوں کا چہچہانا ۔

انسپکٹر نوید : آپ انور شہزاد ہیں ۔

انور شہزاد : جی ہاں ! میں آپ کا شکر گزار ہوں ۔ آپ تشریف لائے ۔

انسپکٹر : اس بات کو چھوڑیے اور یہ بتائیے ، معاملہ کیا ہے ؟

انور شہزاد : رات کوئی چور میرے گھر میں داخل ہوا تھا ۔

انسپکٹر : ارے !

انور شہزاد : جی ہاں ! وُہ پانی کے پائپ کے ذریعے چھت پر چڑھا اور زینے کے ذریعے گھر کے صحن میں آگیا ۔ اندرونی دروازوں پر جو تالے لگے ہوئے تھے ۔ وُہ ٹوٹے ہوئے ملے ہیں ۔ یہاں تک کہ تجوری بھی کُھلی ملی ہے ۔

انسپکٹر : اوہ ! تب تو وُہ کوئی ماہر چور تھا ۔ ٹھہریے ۔ مجھے اپنے ماتحت اور دُوسرے عملے کو یہاں بلانا ہوگا ۔

فون پر نمبر ڈائل کرنے کی آواز ۔

انسپکٹر : ہیلو آصف ۔ میں لیٹ ویٹ نہیں ہوا ۔ بالکل ٹھیک وقت پر دفتر پہنچنے والا تھا ، لیکن ایک واردات کے سلسلے میں اس وقت اقبال نگر کی کوٹھی نمبر سات سو دس میں موجود ہوں ۔ اور چاہتا ہوں ۔ تم بھی ضروری عملے ساتھ یہاں پہنچ جاؤ ۔

ریسیور رکھنے کی آواز ۔

انسپکٹر : چلیے انور صاحب ۔ میں ذرا جائزہ لوں گا ۔ آپ لوگوں نے کسی چیز کو ہاتھ تو نہیں لگائے ۔

انور : ہر چیز بالکل اسی حالت میں ہے ۔ جس حالت میں چور چھوڑ گیا ۔ فکر نہ کریں ۔

انسپکٹر : یہ آپ نے اچھا کیا ۔ واقعی ۔ یہ کسی ماہر چور کا ہی کام ہے ۔ میرے خیال میں تو اس تجوری کو کھولنا بھی آسان کام نہیں تھا ۔ جدید قسم کی ہے ۔ اور الماریوں کے تالے بھی ۔ کوئی عام تالے نہیں ہیں ۔ خیر ۔ یہ بتائیے ۔ وہ کیا کچھ لے گیا ہے ؟

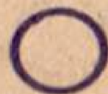
انور : یہی تو اس معاملے کی سب سے عجیب بات ہے ، اسی لیے تو میں نے فون پر اسے پرُ اسرار کہا تھا ۔

انسپکٹر : میں سمجھا نہیں ، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ۔

انور : چور چرُا کر کچھ بھی نہیں لے گیا ۔

انسپکٹر : کیا کہا ۔ لل ۔ لیکن ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔

تیز موسیقی فیڈ ان ۔



موسیقی فیڈ آؤٹ ۔ دفتر کا شور ۔۔
ٹائپ رائٹر کی آواز ۔

انسپکٹر : مسٹر خاور مجید ۔ مہربانی فرما کر وضاحت کیجیے ۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ۔

خاور مجید : مَیں ایک جوہری ہُوں ، نئے اور پُرانے زیورات کا کاروبار کرتا ہُوں ۔ رات میرے گھر کا کِسی نے تالا توڑ ڈالا ۔

انسپکٹر : اوہ ۔ اچھا !

خاور مجید : جی ہاں ! حیران کُن بات یہ ہے کہ گلی میں چوکیدار بھی موجود ہوتا ہے اور رات بھی وُہ ڈیوٹی پر موجود تھا ۔ لیکن اس کے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں ہوا کہ کب تالا توڑا گیا ۔

انسپکٹر : یہ تو آپ بہت عجیب بات بتا رہے ہیں ۔ چوکیدار کہتا کیا ہے ۔

خاور مجید : وُہ تو حیرت کا بُت بنا ہوا ہے ۔ اس کا کہنا ہے ۔ رات وُہ ایک منٹ کے لیے بھی غافل نہیں ہوا ۔

انسپکٹر : اور اس کے باوجود چور تالا توڑنے میں کامیاب ہو گیا ۔

خاور مجید : بلکہ وُہ اندر بھی داخل ہوا تھا ۔ چیزوں کی الٹ پلٹ سے یہ بات صاف ظاہر ہے ۔

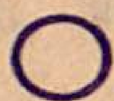
انسپکٹر : خیر ۔ میں دیکھوں گا ۔ آپ کے گھر آکر معائنہ بھی کروں گا ۔ آپ جا کر رپورٹ لکھوا دیں اور جو کچھ چوری ہوا ہے ، اس کی تفصیل بھی لکھوا دیں ۔

خاور مجید : یہی تو مشکل ہے جناب ! اس نے ایک چیز بھی نہیں چرائی ۔ حالاں کہ وُہ چاہتا تو زیورات کا پورا بیگ بھر کر لے جا سکتا تھا ۔

انسپکٹر : یہ یہ آپ کیا کہ رہے ہیں ۔ وُہ کچھ نہیں لے کر گیا ۔

خاور مجید : جی ہاں ! بالکل یہی بات ہے ۔

تیز موسیقی فیڈ ان ۔



موسیقی فیڈ آوٹ ۔ ایڑیاں بجنے کی آواز ۔

انسپکٹر : آؤ آصف ۔ کیا رپورٹ ہے ؟

آصف : سر۔ کسی چیز پر سے چور کی اُنگلیوں کا کوئی نشان نہیں مل سکا۔

انسپکٹر : گویا شہر میں دو وارداتیں بالکل ایک جیسی ہو چکی ہیں۔ دونوں وارداتوں کا چور چرا کر کچھ نہیں لے گیا۔ اور اپنا کوئی سُراغ بھی نہیں چھوڑ گیا۔

آصف : جی ہاں! یہی بات ہے۔ شہر میں تجسس کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لوگ سوچ رہے ہیں۔ آخر چور چاہتا کیا ہے۔

انسپکٹر : خود تمھارا کیا خیال ہے آصف؟

آصف : میری تو عقل دنگ ہے سر۔ کیا کہوں۔

انسپکٹر : خیر کوئی بات نہیں۔ آئی جی صاحب نے ہدایات دی ہیں کہ تمام انسپکٹر اور سب انسپکٹر صاحبان اپنے اپنے علاقے کا گشت کریں گے اور اس چور کو گرفتار کرنے کی کوشش کریں گے۔

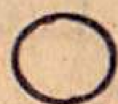
آصف : آ گئی مصیبت۔

انسپکٹر : مصیبت نہیں۔ ڈیوٹی۔ مجھے تو اس کیس میں بہت لُطف آ رہا ہے۔ کیا تم اس اُلجھن میں ابھی تک مبتلا نہیں ہوئے کہ چور چاہتا کیا ہے۔

آصف : کوئی ایسی ویسی اُلجھن ۔ میں تو بہت شدید اُلجھن محسوس کر رہا ہوں سر۔

انسپکٹر : فکر نہ کرو ۔ آج رات تم میرے ساتھ ہو گے، شاید تمہاری اُلجھن رفع ہو جائے گی۔

موسیقی فیڈ ان ۔



موسیقی فیڈ آؤٹ ۔ مکس ان ٹو دُور کہیں کُتّے کے بھونکنے کی آواز ۔

آصف : (جماہی لے کر) رات کا ایک بج چلا ہے سر ۔ اب تو ہمیں ۔

انسپکٹر : (چونک کر) ارے ۔ وُہ کیا ؟

بے تحاشا دوڑتے قدموں کی آواز ۔ پھر دُوسرے آدمی کے دوڑتے قدموں کی آواز ۔ موسیقی ۔

آصف : (بُری طرح ہانپ کر) اُف اللہ ۔ تھکا مارا ۔ لیکن سر۔ آپ کہاں چلے گئے تھے ۔

انسپکٹر : تم میری رفتار کا ساتھ نہیں دے سکے ۔ میں

دُور نکل گیا تھا ـ

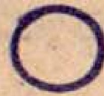
آصف : میں نے تو آپ کو بہت دور تک جا کر دیکھا۔ جب نہ ملے تو لوٹ آیا ـ

انسپکٹر : خیر۔ مجھے امید ہے ۔آج رات وُہ پہرے کی وجہ سے کہیں واردات نہیں کر سکا ـ

آصف : لیکن سر ـ ابھی تو ہمیں نہ جانے کتنی راتیں جاگنا پڑے ـ

انسپکٹر : آؤ چلیں ـ دیکھا جائے گا ـ

موسیقی فیڈ ان ـ



موسیقی فیڈ آؤٹ ـ دفتر کا شور ـ

آصف : آخر رات پھر گڑبڑ ہو گئی سر ـ

انسپکٹر : کیا مطلب ؟

آصف : آپ کو یاد ہے ـ ہم نے رات کے ایک بجے ایک سائے کے پیچھے دوڑ لگائی تھی ـ

انسپکٹر : پھر ـ کیا ہوا ؟

آصف : جس کوٹھی کے پاس سے ، ہم نے دوڑ شروع

کی تھی ۔ رات بس اس کوٹھی میں واردات ہو گئی ۔

انسپکٹر : (چونک کر) اوہ !

آصف : اور مزے کی بات یہ کہ اس کوٹھی کی بھی کوئی چیز نہیں چرائی گئی ۔

انسپکٹر : کوٹھی کے مالک کا نام ؟

آصف : فاضل بیگ ۔ ۹ تیمور روڈ ۔ آخر یہ کیا ہو رہا ہے سر ۔

انسپکٹر : جو کچھ ہو رہا ہے ۔ بہت سنسنی خیز ہے ۔ میں تو صرف یہی کہہ سکتا ہوں ۔

آصف : کیا آج رات پھر ہمیں جاگنا ہوگا ۔

انسپکٹر : نہیں ! آج ہماری چھٹی ہے ۔ دُوسرے حضرات کے جاگنے کی باری ہے ۔

آصف : چلیے ، شکر ہے ۔

انسپکٹر : لیکن یہ نہ بھولو ۔ چور ابھی دندناتا پھر رہا ہے ۔

آصف : عجیب سر پھرا چور ہے ۔ نہایت کامیابی سے اندر داخل ہو جاتا ہے ۔ لیکن چُراتا کچھ بھی نہیں ۔

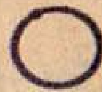
انسپکٹر : بھئی ہو سکتا ہے ۔ وُہ کچھ چُراتا بھی ہو ۔

آصف : (چونک کر) جی کیا فرمایا۔ اگر اس نے کچھ چرایا ہوتا تو یہ لوگ رپورٹ لکھواتے وقت ان چیزوں کی تفصیل نہ لکھواتے ۔

انسپکٹر : ہو سکتا ہے ۔ یہ لوگ مجبور ہوں ۔ نہ لکھوا سکتے ہوں ۔

آصف : گگ ۔ کیا مطلب ۔ یہ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔

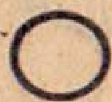
تیز موسیقی ۔



موسیقی فیڈ آؤٹ ۔ مکس ان ٹو فون پر نمبر ڈائل کرنے کی آواز ۔

بھاری بھر کم آواز : ہیلو مسٹر انور شہزاد ۔ میں ۔ ہاں ۔ میں اپنا نام ضرور بتاؤں گا ، فکر نہ کریں ۔ سنیئے ۔ میں ہوں آپ کا چور ۔ ارے ۔ آپ تو چونک اُٹھے ۔ اگر معاملہ طے کرنا چاہتے ہیں تو آج رات ٹھیک گیارہ بجے منیلا ساحل پر تشریف لے آئیں ۔ اگر کوئی چال چلنے کی کوشش کی تو نقصان میں رہیں گے ۔

ریسیور رکھنے کی آواز ۔ موسیقی فیڈ ان



موسیقی فیڈ آوٹ ۔ سمندر کی لہروں کا
شور ۔۔

بھاری بھر کم آواز: آجائیے ۔ سیدھے چلے آئیے مسٹر انور شہزاد ۔۔
میں اس طرف موجود ہوں ۔ خبردار ۔ میرے ہاتھ
میں بھرا ہوا پستول ہے ۔ میں یہاں سے چاروں
طرف دیکھ سکتا ہوں ۔ میں دیکھ رہا ہوں ۔ اس
وقت آپ اکیلے ہی ہیں ۔۔

انور شہزاد : اور کچھ فاصلے پر بھی میرا کوئی ساتھی چھپا ہوا
نہیں ہے ۔۔

بھاری بھر کم آواز: شکریہ ۔ عقل مندی کا تقاضا بھی یہی ہے ۔

انور شہزاد : تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے؟

بھاری بھر کم آواز: کیا آپ مجھ سے سودا کرنا پسند نہیں کرتے ۔

انور : (بھرائی آواز) ہاں ۔ کرتا ہوں ۔۔

بھاری بھر کم آواز: میرا بھی یہی خیال تھا ۔ بس ۔ اور آگے نہ آئیں،
وہیں رہ کر بات کریں ۔۔

انور : اچھی بات ہے —

بھاری بھر کم آواز : آپ کے پاس پستول تو ہو گا —

انور : وُہ — وُہ — نن — نہیں —

بھاری بھر کم آواز : جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کریں — جب تک آپ کے پاس پستول موجود ہے، میں آپ سے بات نہیں کروں گا — مہربانی فرما کر پستول میری طرف اُچھال دیجیے —

انور : اچھی بات ہے —

ٹھک کی آواز — موسیقی —

بھاری بھر کم آواز : ہوں! اب ٹھیک ہے — ہم آزادانہ بات چیت کر سکتے ہیں — ہاں تو آپ کتنی رقم دے سکتے ہیں —

انور : بیس ہزار روپے —

بھاری بھر کم آواز : ارے — بس — بیس ہزار روپے — نہیں — یہ بہت کم ہیں — کم از کم پچاس ہزار روپے —

انور : خیر — یُوں ہی سہی — لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ آپ مجھے پھر پریشان نہیں کریں گے —

بھاری بھر کم آواز : میں ایک شریف چور ہوں —

انور : اچھی بات ہے ـ میں پچاس ہزار روپے لے کر کب یہاں پہنچوں ـ

بھاری بھرکم آواز : پرسوں ـ ٹھیک اسی وقت ـ

انور : شکریہ ـ آپ بھی میری چیز لے آیئے گا ـ

بھاری بھرکم آواز : فکر نہ کریں ـ میں وعدے کا کچا نہیں ـ لیکن خیال رہے ـ آپ کوئی غلط حرکت نہیں کریں گے ـ

انور شہزاد : نہیں کروں گا ، لیکن ایک سوال میں بھی پوچھنا چاہتا ہوں ـ

بھاری بھرکم آواز : کیسا سوال ـ

انور : خاور مجید اور فاضل بیگ کا معاملہ بھی کیا میرے والا ہی ہے ؟

بھاری بھرکم آواز : ہاں ! وہ بھی پرسوں عین اسی وقت یہاں موجود ہوں گے ـ

انور : اوہ !

تیز موسیقی فیڈ ان ـ



موسیقی فیڈ آوٹ ـ دفتر کا شور ـ

آصف : سر - ایک خوش خبری -

انسپکٹر : ویری گڈ - جلدی بتاؤ -

آصف : مجھے ایک گمنام فون موصول ہوا ہے - فون کرنے والے نے اطلاع دی ہے کہ آج رات منیلا ساحل پر ٹھیک گیارہ بجے اس چور کو گرفتار کیا جا سکتا ہے -

انسپکٹر : کیا واقعی -

آصف : جی ہاں ! اس کے لہجے سے یقین ٹپک رہا تھا۔

انسپکٹر : تم نے اندازہ لگانے کی کوشش کی - وہ کون ہو سکتا ہے -

آصف : ہمیں اس سے کیا سر -

انسپکٹر : نہیں بھئی - آخر اسے کیسے پتا چل گیا اس چور کے بارے میں - اور وہ کیوں چاہتا ہے کہ چور گرفتار ہو جائے -

آصف : ہوں - ہے تو یہ سوچنے کی ہی بات - خیر - سوچ لوں گا - آپ پہنچیں گے نا -

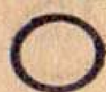
انسپکٹر : ہاں کیوں نہیں - مجھے تو اس چور سے زیادہ ہی دل چسپی ہے۔

آصف : اور مجھے اس کی گرفتاری سے زیادہ دل چسپی ہے۔

انسپکٹر : اس دوران یہ سوچنے کی ضرور کوشش کرنا کہ فون کرنے والا کون تھا۔

آصف : بہت بہتر۔

تیز موسیقی فیڈ ان۔



موسیقی فیڈ آؤٹ۔ سمندر کی لہروں کا شور۔ تیز ہوا کی سائیں سائیں۔

انور شہزاد : (قدرے بلند آواز میں) مسٹر چور۔ تم کہاں ہو، میں آگیا ہوں۔

بھاری بھرکم آواز : فکر نہ کریں، میں ایک محفوظ جگہ پر موجود ہوں۔

انور شہزاد : میرا خیال ہے۔ دیر کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ میری چیز مجھے دیں اور اپنی چیز لے لیں۔ تاکہ میں یہاں سے چلتا بنوں۔

بھاری آواز : فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہر طرف امن کا دَور دورہ ہے۔ بس ذرا خاور مجید اور فاضل بیگ آ جائیں۔

خاور مجید : میں ادھر موجود ہوں۔

فاضل بیگ : اور میں یہ رہا۔

بھاری آواز : بہت خوب۔ تب تو معاملہ سیدھا ہو گیا۔ آپ تینوں ایک ہی جگہ جمع ہو جائیں۔ واضح رہے، میرے ہاتھ میں پستول موجود ہے۔ کوئی غلط حرکت کی نہیں اور میں نے گولی چلائی نہیں۔ اس جگہ لاش کو ٹھکانے لگانا بھی آسان ہے۔ بس اُٹھا کر سمندر میں پھینک دوں گا۔

انور شہزاد : (کانپ کر) نن۔ نہیں۔ مسٹر چور۔ نہیں۔

بھاری آواز : آپ تینوں اپنے اپنے بریف کیس ایک ہی جگہ رکھ دیں۔ اس کے بعد ان بریف کیسوں سے بیس قدم دُور ہٹ جائیں۔ تاکہ میں چیک کر سکوں کہ آپ لوگوں نے مجھ سے دھوکا نہیں کیا۔

خاور مجید : لیکن آپ کا کیا بھروسا۔ آپ ہماری چیزیں دیے بغیر یہ بریف کیس لے اڑیں۔

بھاری آواز : پہلے ہی کہہ چکا ہوں۔ میں ایک شریف چور ہوں۔

فاضل بیگ : اچھی بات! ہم پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ ذرا جلدی اپنا اطمینان کر لو۔ ایسا نہ ہو۔

بھاری آواز : فکر نہ کریں ۔ ایسا ویسا نہیں ہوگا ۔

موسیقی ۔ دھم کی آواز ۔

آصف : (گونج دار آواز) بس مسٹر چور ۔ ہاتھ اوپر اٹھا دو ۔ اب تم ان بریف کیسوں کو نہیں اُٹھا سکو گے ۔

بھاری آواز : کک ۔ کون ۔

آصف : خادم کو سب انسپکٹر آصف محمود کہتے ہیں ۔ تم چاروں طرف سے گھر چکے ہو ۔ ان تینوں حضرات کو بھی جکڑا جا چکا ہے ۔

بھاری آواز : اوہ ۔ لل ۔ لیکن ۔ آپ لوگ کس طرح پہنچ گئے یہاں ؟

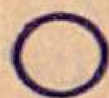
آصف : (ہنس کر) جواب میں مَیں یہی کہہ سکتا ہوں ، ہمارے بھی ہیں مہربان کیسے کیسے ۔

انور شہزاد : مسٹر چور ۔ تم ہمیں بھی لے ڈوبے ۔

بھاری آواز : (قدرے ہلکی ہوتے ہوئے) پروگرام بھی یہی تھا ۔

آصف : (چونک کر) کیا مطلب ۔ ارے ۔ یہ تمھاری ۔ نن ۔ نہیں ۔ یہ تو آپ کی آواز ہے سر ۔ آپ ۔ آپ ۔

تیز موسیقی فیڈ ان ۔



موسیقی فیڈ آؤٹ مکس ان ٹو پولیس اسٹیشن
کی آوازیں۔

انور شہزاد : آخر یہ سب کیا ہے۔ ہمیں پولیس اسٹیشن کیوں لایا گیا ہے۔

خاور مجید : آخر ہم معزز شہری ہیں۔

فاضل بیگ : بلکہ بڑے بڑے آفیسرز سے ہمارے خوش گوار تعلقات ہیں۔

انسپکٹر : آصف ۔ ان لوگوں کو بتاؤ۔ انھیں یہاں کیوں لایا گیا ہے۔

آصف : (ہکلا کر) ج ج ۔ جی ۔ مم ۔ میں بتاؤں ۔ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔

انسپکٹر : خیر۔ میں خود بتاتا ہوں ۔ کیوں صاحبان۔ یہ تینوں بریف کیس آپ لوگوں کے ہیں نا ؟

انور شہزاد : ہرگز نہیں ۔ ان سے ہمارا دُور کا بھی تعلق نہیں۔

خاور مجید : اور کیا ! آپ زبردستی انھیں ہمارے سر منڈھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

فاضل بیگ : اور ایسا کرنا ۔ آپ کے حق میں بہت بُرا ہوگا۔ دُوسرے یہ کہ ہمیں اپنے وکیل کو فون کرنے کی اجازت دی جائے ۔ یہ ہمارا قانونی حق ہے۔

انسپکٹر : ہاں واقعی — یہ تو ہے — خیر — آپ اپنے وکیل کو بلا لیں — مجھے کوئی اعتراض نہیں — یہ رہا فون۔

ریسیور اُٹھانے اور نمبر گھمانے کی آواز مکس ان موسیقی —



موسیقی فیڈ آؤٹ مکس ان فون کی گھنٹی —

انسپکٹر نوید : انسپکٹر نوید سپیکنگ — اوہ — آپ ہیں سر — جی — جی ہاں یہ بات تو ٹھیک ہے — جج — جی — ہاں — مم — مجھے کوئی اعتراض نہیں — آپ خوشی سے تشریف لا سکتے ہیں — بلکہ آپ فرمائیں تو ہم لوگ آ جاتے ہیں — جی — بہتر — جیسے آپ کی مرضی —

ریسیور رکھنے کی آواز —

انسپکٹر : ڈی ایس پی صاحب کا فون تھا —

آصف : اور وہ یہاں آ رہے ہیں —

انسپکٹر : ہاں! کسی نے انھیں ان تینوں حضرات کی گرفتاری کی خبر دی ہے — وہ چاہتے ہیں ان کے خلاف

جو کارروائی ہو، ان کے سامنے ہو۔

آصف : (سمجھ کر) اوہ۔ تو انھوں نے وکیل کو فون نہیں کیا تھا۔

انسپکٹر : کیوں مسٹر انور شہزاد۔ تم نے فون کس کو کیا تھا؟

انور : اپنے وکیل کو۔ وہ آنے ہی والے ہوں گے۔ اس وقت آپ کو یقین آ جائے گا۔

انسپکٹر : لیکن ڈی ایس پی صاحب کو کس طرح علم ہو گیا۔

خاور مجید : ہم نے پہلے ہی کہہ دیا تھا، ہم معزز شہری ہیں۔

انسپکٹر : خیر۔ دیکھا جائے گا۔ معزز شہری ہونے کا یہ مطلب۔

قدموں کی آواز۔ سلوٹ مارے جانے کی آوازیں۔

انسپکٹر : آپ تشریف لے آئے سر۔

ڈی ایس پی : ہاں! کیا معاملہ ہے انسپکٹر نوید۔

انسپکٹر نوید : کیا آپ ان تینوں حضرات کو جانتے ہیں سر؟

ڈی ایس پی : نہیں! میرے ایک قریبی دوست نے ابھی تھوڑی دیر پہلے فون پر ان کے بارے میں

بتایا ہے۔ اس کا کہنا ہے ، ان لوگوں کو بے گناہ
پکڑا گیا ہے ۔

انسپکٹر نوید : کیا میں کسی بے گناہ کو پکڑا کرتا ہوں سر۔

ڈی ایس پی : ہاں ۔ نہیں ۔

انسپکٹر : آپ نے کیا فرمایا سر۔

ڈی ایس پی : آپ ایسا نہیں کرتے ۔ میں جانتا ہوں ۔ اسی لیے
میں جاننا چاہتا ہوں ۔ کہ انھوں نے کیا کیا ہے ۔
تاکہ میں اپنے اس دوست کو بتا سکوں ۔

انسپکٹر : میں آپ کے دوست کا نام جان سکتا ہوں ۔

ڈی ایس پی : اوہ نہیں انسپکٹر نوید ۔ آپ ان کے بارے میں
نہ سوچیں ۔ ان کی بات کریں ۔

قدموں کی آواز ۔

وکیل : میں اندر آسکتا ہوں سر۔

انور شہزاد : (چونک کر) اوہ ۔ وکیل صاحب ۔ آپ تشریف لے
آئے ۔ آئیے ۔

وکیل : مجھے اظہر کریم کہتے ہیں ۔

انسپکٹر : تشریف رکھیے جناب ۔ اچھا ہوا آپ بھی آ گئے۔

ڈی ایس پی : تو وکیل صاحب کو ان لوگوں نے بلایا ہے ۔

انسپکٹر : جی ہاں سر ۔ اب میں عرض کرتا ہوں ۔

اظہر کریم : ایک منٹ جناب ـ میرے تینوں مؤکلوں پر الزام کیا ہے ـ

انسپکٹر : الزام بھی عاید کروں گا اور اس کا ثبوت بھی دوں گا ، مطمئن رہیے ـ

اظہر کریم : ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میرے مؤکلوں کو پھانسنے کے لیے کوئی جال بچھایا گیا ہے ـ

انسپکٹر : آپ ایک ذمے دار شخص ہیں ، غیر ذمے دارانہ باتیں آپ کے لیے مناسب نہیں ـ میں کہہ چکا ہوں ثبوت بھی پیش کروں گا ـ

اظہر کریم : اچھی بات ہے ـ کیجیے کوشش ـ

انسپکٹر : آصف ! ان تینوں بریف کیسوں کے دستوں پر سے اُٹھائے گئے اُنگلیوں کے نشانات پیش کرو ـ

آصف : نشانات حاضر ہیں سر ـ

انسپکٹر : ملاحظہ فرمائیے جناب ـ ان تینوں بریف کیسوں پر ان تینوں کی اُنگلیوں کے نشانات ہیں ـ ان کی چابیاں بھی ان کی جیبوں سے حاصل کی گئی ہیں ـ آصف تینوں بریف کیس کھول دو ـ

آصف : اوکے سر ـ

موسیقی فیڈ ان۔

اظہر کریم : ارے ! یہ تو نوٹوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

انسپکٹر : جی ہاں ! اب ملاحظہ فرمائیے، اخبارات کی یہ خبریں۔ یوں تو آپ ان خبروں کو پہلے ہی بغور پڑھ چکے ہوں گے۔ آخر یہ خبریں آپ کے مؤکلوں سے تعلق رکھتی ہیں۔

اظہر کریم : ہاں ! میں یہ خبریں پڑھ چکا ہوں۔

انسپکٹر : سر۔ آپ کے علم میں بھی یہ وارداتیں ہوں گی۔

ڈی ایس پی : ہاں ! بالکل۔

انسپکٹر : شکریہ سر۔ ان تینوں حضرات میں سے دو پرائیویٹ فرموں میں مُلازم ہیں جب کہ مسٹر خاور مجید ایک جوہری ہیں۔ ہیرے، جواہرات اور سونے کے زیورات کا کاروبار کرتے ہیں۔

اظہر کریم : اچھا تو پھر۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔

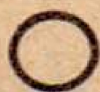
انسپکٹر : اب میں آپ لوگوں کی خدمت میں ایک صاحب کو پیش کرتا ہوں۔

انور شہزاد : ایک صاحب۔ کیا مطلب ؟

انسپکٹر : آصف وُہ کہاں ہے ؟

آصف : دروازے کے ساتھ ہی کھڑا ہے۔

انسپکٹر : آجاؤ بھئی اندر ۔ باہر کب تک کھڑے رہو گے ۔
موسیقی فیڈ ان ۔



موسیقی فیڈ آؤٹ ۔

انور شہزاد : اختر علی تم ۔
خاور مجید : اوہ ۔ اختر ۔ یہ تم نے کیا کیا ۔
فاضل بیگ : تو یہ بات ہے ۔
اظہر کریم : (بھنّا کر) آپ تینوں خاموش رہیں ۔ مجھے بلایا ہے
تو پھر مجھے ہی بات کرنے دیں ۔
انور شہزاد : اوہ ! معاف کیجیے گا وکیل صاحب ۔
ڈی ایس پی : یہ کیا معاملہ ہے انسپکٹر نوید ۔ یہ اختر علی کون
ہے ۔
انسپکٹر : مسٹر خاور مجید جوہری کا ملازم ۔ زیورات بنانے
کا کاری گر ۔
ڈی ایس پی : اوہو ۔ اچھا ۔ بھئی اب تو میں بھی بے چینی محسوس
کرنے لگا ہوں ۔
انسپکٹر : اس کہانی کا ہیرو دراصل اختر علی ہی ہے ۔

آصف : جی - کیا مطلب ؟

انسپکٹر : خیر تو ہے - تمھیں یہ سُن کر بہت حیرت ہوئی -

آصف : مم - میں تو سمجھ رہا تھا - ہیرو - مم - میں -

انسپکٹر : چُپ - بات کرنے دو - ہاں تو میں عرض کر رہا تھا - اختر علی خاور مجید کا ملازم ہے - یہ تینوں اسے پہچان ہی چکے ہیں -

ڈی ایس پی : ہاں ٹھیک ہے ، آگے چلیں -

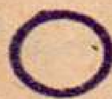
انسپکٹر : ایک ماہ پہلے اختر علی نے مجھے فون کیا تھا ، یہ مجھ سے ملنا چاہتا تھا - میں اس سے ملا - آپ کو یہ سُن کر حیرت ہو گی کہ اس نے مجھے ایک بہت زور دار بات بتائی -

آصف : اور وُہ بات کیا تھی سر ؟

انسپکٹر : یہ کہ یہ تین ایسے آدمیوں کو جانتا ہے - جو چوری کے زیورات خریدتے ہیں -

ملی جُلی آوازیں: کیا - ارے !

تیز موسیقی فیڈ ان -



موسیقی فیڈ آؤٹ ۔

ڈی ایس پی : اُف ۔ یہ میں کیا سُن رہا ہوں ۔

انسپکٹر : (حیران ہو کر) کیوں سر۔ آپ کو یہ سُن کر اس قدر حیرت کیوں ہوئی ۔ جو لوگ چوریاں کرتے ہیں ۔ آخر وُہ چوری کا مال کِسی نہ کِسی کو فروخت تو کرتے ہی ہیں ۔

ڈی ایس پی : مجھے حیرت اس بات پر نہیں ہوئی ۔ حیرت اس دوست پر ہوئی ۔ جس نے ان کی سفارش کی ہے ۔

انسپکٹر : اوہ ہاں ! میں ان صاحب کا نام بھی جاننا چاہوں گا ۔ ضرور ان کا بھی ان تینوں سے کوئی نہ کوئی تعلق ہے ۔

ڈی ایس پی : خیر ۔ انھیں بھی چیک کریں گے ۔ پہلے آپ اپنی بات مکمل کر لیں ۔

انسپکٹر : جی بہتر ! اختر علی کی بات سُن کر مَیں سوچ میں پڑ گیا ۔ ثبوت کے بغیر ان لوگوں کو گرفتار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا ۔ سو مَیں نے ایک انوکھا منصوبہ بنایا ۔

ڈی ایس پی : انوکھا منصوبہ ۔ کیا مطلب ؟

انسپکٹر : مَیں نے ایک چور کا رُوپ دھارا اور انور شہزاد

کے گھر میں چوری کر ڈالی ۔ اس کی تجوری نایاب زیورات سے بھری پڑی تھی ۔

ڈی ایس پی : اوہ ۔ نوید ۔ یہ تم تھے ۔ حیرت ہے ۔ کمال ہے ۔

انسپکٹر : اور پھر جناب ۔ میں نے خاور مجید کی تجوری پر ہاتھ صاف کر دیا ۔

آصف : لل ۔ لیکن ۔ انھوں نے تو یہ بیان دیا تھا کہ کوئی چیز چوری نہیں ہوئی ۔

انسپکٹر : اور یہ کر بھی کیا سکتے تھے ۔ چوری کے زیورات کی رپورٹ کس طرح لکھوا سکتے تھے ۔ ان کی رپورٹیں تو پہلے ہی تھانوں میں درج ہیں ۔ دُوسرے یہ کہ انھیں ان چیزوں کے برآمد ہونے کی صُورت میں ان کی رسیدیں بھی پیش کرنا پڑتیں اور چوروں کے پاس رسیدیں نہیں ہوتیں ۔

اظہر کریم : کیوں رسیدیں تو یہ مسٹر خاور مجید سے لے سکتے تھے ۔

انسپکٹر : (ہنس کر) لیکن کس تاریخ کی ۔ چوری کے بعد کی ۔

اظہر کریم : اوہ ۔ وہ ۔

انسپکٹر : نہیں جناب ۔ انھوں نے یہی مناسب خیال کیا کہ رپورٹیں یہی لکھوائی جائیں کہ ان کی کوئی چیز نہیں چرائی گئی ۔ لیکن یہ تو میں جانتا تھا ۔ کیا کچھ چرا

چکا ہوں ۔ چوری کے مال میں سے جو چیز انھیں زیادہ پسند آ جاتی ، یہ اسے آگے فروخت نہیں کرتے تھے ۔

ڈی ایس پی : ہوں ، معاملہ صاف ہوتا جا رہا ہے ۔

انسپکٹر : تینوں کے ہاں ہاتھ صاف کرنے کے بعد میں نے فون پر آواز بدل کر ان سے بات کی اور بتایا کہ ان کا چور بات کر رہا ہے ۔ اور یہ کہ ان کے زیورات انھیں واپس مل سکتے ہیں ۔ اگر یہ پچاس پچاس ہزار روپے ادا کر دیں ۔

اظہر کریم : کیوں ۔ انھوں نے یہ اعتراض نہیں کیا کہ اتنے قیمتی زیورات اتنے سستے داموں واپس کیوں کر رہے ہیں ۔

انسپکٹر : کیا تھا ۔ میں نے کہہ دیا کہ مجھے ایسے کسی آدمی کا پتا نہیں ۔ جو چوری کا مال خریدتا ہے ۔ اور دراصل بڑے چوروں کا ایک مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ چوری کے مال کو فروخت کیسے کریں ۔

ڈی ایس پی : بہت خوب ۔ تو انھوں نے آپ کی پیش کش منظور کر لی ۔

انسپکٹر : جی ہاں! میں نے انھیں رات گیارہ بجے ساحلِ سمندر پر آنے کی دعوت دی۔ ادھر میں نے آواز بدل کر آصف کو فون کیا۔ کہ ساحل پر چور کو گرفتار کیا جا سکتا ہے۔

آصف : ارے! تو وُہ گمنام فون بھی آپ نے کیا تھا۔ حد ہو گئی۔

انسپکٹر : اور کیا کرتا۔ ادھر میں تمھارے ساتھ نہیں سکتا تھا، کیوں کہ مجھے تو چور کے روپ میں وہاں پہنچنا تھا۔

ڈی ایس پی : یہ سارا معاملہ تو سمجھ میں آ گیا۔ سوال یہ ہے کہ اختر علی کو ان پر شک کس طرح ہوا۔

انسپکٹر : مسٹر اختر علی۔ وضاحت کرو۔

اختر علی : (کھنکار کر) آئے دن خاور صاحب مجھے زیورات دیتے رہتے تھے۔ جنھیں پگھلا کر سونے کی سلاخیں بنائی جاتی تھیں۔ ان میں بالکل نئے نئے زیورات بھی ہوتے تھے۔ میں حیران ہوا کرتا تھا کہ ایسا کیوں کیا جاتا ہے۔ پھر ان کے گٹھ جوڑ کا پتا چلا۔ جب بھی انور شہزاد اور فاضل بیگ ملنے آتے۔ زیورات سلاخوں میں تبدیل کرنے

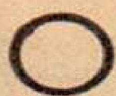
کے لیے مجھے دیئے جاتے ۔ پھر مجھے ضرورت
کے تحت ان لوگوں کے پاس بھی بھیجا جاتا ۔
اور رفتہ رفتہ یہ بات سمجھ میں آتی چلی گئی کہ یہ
لوگ چوری کا مال خریدتے ہیں ۔

ڈی ایس پی : انسپکٹر نوید ۔ آپ نے ٹھیک کہا تھا ۔ اس کہانی
کا ہیرو اختر علی ہے ۔

آصف : (ہنس کر) یعنی مین آف دی ۔

اختر علی : مین آف دی کیا؟

ہنسی کی آواز ۔ مکس ان ٹو تیز
موسیقی ۔



موسیقی فیڈ آؤٹ ۔ مکس ان ٹو
بیک گراؤنڈ غزل گائے جانے
کی آواز ۔

ڈی ایس پی : لیجیے طفیل منیر صاحب ۔ میں انسپکٹر نوید
کو آپ کے پاس آپ کی کوٹھی پر ہی
لے آیا ہوں ۔

طفیل منیر : اوہ ! یہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ یہیں چلے آئے ۔

انسپکٹر : آپ کو مجھ سے کچھ شکایت ہے جناب جو ڈی ایس پی صاحب کو تکلیف دی اور یہ میرے پاس آئے ۔

طفیل منیر : کوئی ایسی ویسی شکایت ۔ آپ میرے دوستوں کو کیوں پریشان کر رہے ہیں ۔

انسپکٹر : آپ کا مطلب انور شہزاد ، خاور مجید اور فاضل بیگ سے ہے ۔

طفیل منیر : ہاں ! وُہ تینوں میرے بہت گہرے دوست ہیں ۔

ڈی ایس پی : لیکن شاید آپ کو ان کے کرتوت معلوم نہیں ۔

طفیل : (حیرت زدہ ہو کر) کیا کہا ۔ کرتوت ؟

انسپکٹر : جی ہاں ۔ کرتوت ۔ وُہ تینوں چوری کا مال خریدتے رہے ہیں ۔

طفیل : (چیخ کر) کیا ۔ نہیں !

انسپکٹر : یہ بالکل سچ ہے ۔ ان کے خلاف مکمل ثبوت ہمارے پاس موجود ہے ۔

طفیل منیر : اوہ! مجھے یقین نہیں آ رہا۔

انسپکٹر : لیکن آپ کا ان سے تعلق کیسے ہے؟

طفیل : بہت پُرانے دوست ہیں۔ لیکن اگر وہ اتنے غلط آدمی ہیں تو پھر میں ان کی سفارش ہر گز نہیں کروں گا۔

انسپکٹر : افسوس! اب اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

طفیل : کیا مطلب۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھا نہیں۔

انسپکٹر : یہ کہ اب تو آپ سفارش کر چکے۔ اب کیا فائدہ۔

طفیل : تو پھر۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔

انسپکٹر : بہت کچھ جناب۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ بھی ان سے اپنا حصّہ وصول کرتے رہے ہیں۔ آپ کو انھوں نے آڑے وقت سفارش کے لیے گانٹھ رکھا تھا۔

طفیل : میرے دوست آپ سُن رہے ہیں۔ آپ کے انسپکٹر مجھ پر کس قدر سنگین الزام عاید کر رہے ہیں۔

ڈی ایس پی : میں درمیان میں نہیں پڑتا۔ انسپکٹر نوید آپ

کے گھر کی تلاشی کا وارنٹ ساتھ لائے ہیں ۔ اگر
یہ ثبوت نہ حاصل کر سکے تو انھیں معافی مانگنا
ہو گی ۔

طفیل منیر : (چیخ کر) تلاشی کے وارنٹ !

موسیقی فیڈ ان ۔

بلیک میلر

تیز موسیقی فیڈ ان ـ فون کی گھنٹی
کی مسلسل آواز ـ

بیگم نوید : بیگم نوید سپیکنگ ـ جی ہاں ! وہ شام کا کھانا کھا رہے ہیں ـ جی نہیں ۔ آپ آدھ گھنٹے بعد فون کیجیے گا ـ میں اس وقت انھیں فون کا ریسیور نہیں دے سکتی ـ کیا فرمایا ـ آپ کے پاس وقت نہیں ہے ـ میں نے سُن لیا ہے ، آپ کا نام رائے شوکت ـ

انسپکٹر نوید : (چیخ کر) کون ـ بیگم فون پر رائے شوکت ہیں ـ ارے باپ رے ـ

دوڑتے قدموں کی آواز ـ

بیگم نوید : اوہو ـ پھر وُہی ـ

انسپکٹر : تم نہیں جانتیں بیگم ـ یہ آئی ـ جی صاحب کے

بہت گہرے دوست ہیں اور میری بہت عزت
کرتے ہیں۔ لاؤ۔ ریسیور ادھر دو۔

بیگم نوید : (جھلا کر) لیجیے۔ آپ ضرور اپنی صحت برباد
کر کے رہیں گے۔

انسپکٹر نوید : ہیلو سر۔ خادم بول رہا ہوں۔ بیگم کی بات
پر نہ جائیے گا۔ دراصل یہ بھی کیا کریں ۔
آخر ان کا بھی مجھ پر حق ہے۔ اور۔ خیر
چھوڑیے۔ جی۔ کیا فرمایا۔ اوہو۔ یہ۔ یہ تو
بہت خطرناک بات ہے۔ میں ابھی پہنچتا
ہوں۔

ریسیور رکھنے کی آواز۔

بیگم نوید : اسی لیے میں فون نہیں سننے دے رہی تھی۔
اب کھا چکے آپ کھانا۔

انسپکٹر نوید : فکر نہ کرو بیگم۔ باقی کھانا میں رائے شوکت
کے ہاں کھا لوں گا۔ ارے ہاں۔ آصف کو بھی
فون کرنا ہوگا۔

فون پر نمبر ڈائل کرنے کی آواز

انسپکٹر نوید : ہیلو آصف۔ فوراً اپنے عملے کو لے کر رائے
شوکت کے ہاں پہنچو۔ نہیں، میں گھر سے

بول رہا ہوں۔ امید ہے۔ تم سے پہلے وہاں پہنچ چکا ہوں گا۔ نہیں۔ غلط سمجھے۔ ایسی کوئی بات نہیں، لیکن بات بہت خطرناک ہے۔

ریسیور رکھنے کی آواز۔

انسپکٹر نوید : اللہ حافظ بیگم۔ میں چلا۔ تم کھانے سے انصاف کرو۔

بیگم نوید : (جل کر) جی ہاں! انصاف کرنے کے لیے میں ہی تو رہ گئی ہوں۔

دوڑتے قدموں کی آواز۔ بیگم کی ہنسی کی آواز۔ جیپ سٹارٹ ہونے کی آواز اور پھر جیپ رُکنے کی آواز۔

رائے شوکت : آئیے انسپکٹر صاحب۔ میں آپ ہی کا انتظار کر رہا تھا۔

انسپکٹر : شاید میرا عملہ ابھی تک نہیں پہنچا۔

رائے شوکت : جی نہیں!

انسپکٹر : خیر۔ اب ذرا تفصیل سے بتائیے۔

رائے شوکت : کل شام۔ ٹھیک چار بجے میرے ہاں ایک تقریب ہو رہی ہے۔

انسپکٹر نوید : یہ میں آج کے اخبارات میں پڑھ چکا ہوں۔ کل آپ کے بیٹے کی منگنی کی رسم ادا ہو رہی ہے۔

رائے شوکت : بالکل ٹھیک! اس پارٹی میں تمام بڑے بڑے آفیسر، میرے دوست احباب اور اقربا شریک ہوں گے۔

انسپکٹر نوید : وہ تو ظاہر ہے۔

رائے شوکت : ابھی آدھ گھنٹا پہلے مجھے ایک گمنام فون موصول ہوا۔ فون پر مجھ سے کہا گیا کہ میں فوری طور پر دو لاکھ روپے کا بندوبست کر لوں۔ کسی وقت بھی یہ رقم مجھ سے طلب کر لی جائے گی۔ اگر میں نے رقم کا انتظام نہ کیا تو کل کی تقریب درہم برہم کر دی جائے گی۔

انسپکٹر نوید : ہوں! گویا ابھی اس نے یہ نہیں بتایا کہ رقم کہاں ادا کرنی ہے اور کیسے؟

رائے شوکت : جی نہیں!

انسپکٹر نوید : خیر۔ آپ فکر نہ کریں۔ آپ نے مجھے بر وقت اطلاع دے کر بہت اچھا کیا۔ میں اسے دیکھ

لوں گا۔ ایک بات بتائیں۔ کیا کل کی
تقریب ملتوی ہو سکتی ہے ؟

رائے شوکت : جی نہیں ۔ تمام انتظامات ہو چکے ہیں۔سب لوگوں کو دعوت نامے جاری کیے جا چکے ہیں ۔ ان حالات میں اگر پروگرام کو التوا میں ڈالا گیا تو لوگ قسم قسم کی چہ میگوئیاں کریں گے۔

انسپکٹر نوید : ہُوں ! آپ فکر نہ کریں۔ میں —

فون کی گھنٹی کی تیز آواز۔

رائے شوکت : ٹھہریے ۔ میں فون سُن لوں ۔

انسپکٹر نوید : (جلدی سے) ایک منٹ جناب ۔ یہ فون آپ نہیں سُنیں گے۔

رائے شوکت : کیا مطلب ؟

انسپکٹر نوید : فون میں سنوں گا ۔ اور آپ کی آواز میں سُنوں گا۔

رائے شوکت : (حیران ہو کر) آپ ۔ میری آواز کی نقل اُتار سکیں گے ؟

انسپکٹر نوید : اس حد تک تو اُتار ہی سکوں گا کہ اسے کوئی شک نہ ہو۔

قدموں کی آواز ۔

انسپکٹر نوید : ہیلو ۔ رائے شوکت سپیکنگ ۔ کون ۔ اور یہ آپ ہیں ۔ ہاں ٹھیک ہے ۔ میں رقم کا بندوبست کر چکا ہوں ۔ کہاں پہنچانی ہے ۔ اور کس وقت ۔ کیا کہا ۔ اوہ ۔ تت ۔ تم ۔ تم ۔

ریسیور رکھنے کی آواز ۔

رائے شوکت : کیا ہوا انسپکٹر صاحب ؟

انسپکٹر نوید : وہ میری امید سے زیادہ عیار نکلا ۔ کہنے لگا ۔ میں کچی گولیاں نہیں کھیلا ۔ آپ رائے شوکت نہیں بول رہے ۔ لہٰذا کل کی پارٹی درہم برہم ہو کر رہے گی ۔

رائے شوکت : اوہ ۔ یہ بہت بُرا ہوا ۔

انسپکٹر نوید : بُرا ضرور ہوا ہے جناب ۔ لیکن اتنا نہیں ۔ میں نے اس کی آواز سُن لی ہے ۔ ویسے مجھے ایک بات پر بہت حیرت ہے ۔

رائے شوکت : کس بات پر ؟

پولیس کی سائرن والی گاڑیوں کی آوازیں ۔

انسپکٹر نوید : لیجیے ۔ میرا عملہ آگیا ۔

رائے شوکت : آپ کس بات پر حیرت ظاہر کر رہے تھے ؟

انسپکٹر نوید : اوہ ۔ جی ہاں ۔ میں نے آپ کی آواز کی نقل اُتاری تھی ۔ آپ نے کیا محسوس کیا تھا ؟

رائے شوکت : یہ کہ ۔ آپ نہیں بول رہے ۔ بلکہ میں خود بول رہا ہوں ۔

انسپکٹر نوید : اس قدر مشابہ آواز کے باوجود اس نے یہ کیسے جان لیا کہ فون پر آپ نہیں ہیں ۔ کیا یہ بات عجیب نہیں ہے ۔

رائے شوکت : ہے تو عجیب ہی ۔ لل ۔ لیکن اس سے ہمیں کیا فائدہ ۔ ہمیں بھلا کیا مدد مل سکتی ہے اس بات سے ۔

انسپکٹر نوید : آپ نہیں جانتے سر ۔ سُراغ رسانوں کو فائدہ پہنچتا ہی ایسی باتوں سے ہے ۔

قدموں کی آواز ۔

انسپکٹر نوید : آؤ آصف ۔ تم کچھ لیٹ پہنچے ۔

آصف محمود : السلامُ علیکم سر ۔ ایک جگہ ٹریفک جام تھا ۔ اس لیے دیر ہو گئی ۔ معاملہ کیا ہے سر ؟

انسپکٹر : معاملہ بہت سنگین ہے ۔ آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں

اور یہ بھی کہ کیا کچھ اقدامات کرنا ہیں ـــ

موسیقی فیڈ ان ـ چڑیوں کے چہچہانے کی آواز ـــ

انسپکٹر نوید : (سرگوشی میں) سُنو آصف ـــ تمہیں اس پوری کوٹھی کو نظر میں رکھنا ہے ـــ کوٹھی کے چاروں طرف درخت موجود ہیں ـــ کم از کم چار درختوں پر تمہارے چار آدمی موجود ہونے چاہییں ـــ وہ چاروں طرف کا دھیان رکھیں گے ـــ

آصف : ٹھیک ہے سر ـــ میں سمجھ گیا ـــ آپ فکر نہ کریں ـــ

انسپکٹر نوید : اندر ایک ایک گوشے کی تلاشی لینا ہو گی ـــ کہیں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے ـــ

آصف : جی بہتر ؛ تو ان انتظامات کے بعد ہم اگلا قدم اٹھائیں گے ـــ

انسپکٹر نوید : اور اگلا قدم کیا ہو گا ـــ یہ میں تمہیں پھر بتاؤں گا ـــ

ایک تیز چیخ کی آواز ـــ

آصف : ارے باپ رے ـــ یہ چیخ تو کوٹھی کے اندر سے اُبھری ہے ـــ

انسپکٹر نوید : آؤ ۔ جلدی کرو ۔

دوڑتے قدموں کی آواز ۔ مکس ان ٹو موسیقی ۔

رائے شوکت : انسپکٹر نوید ۔ آپ آ گئے ۔ دو ۔ دیکھیے ۔ نہ جانے میرے بچّے کو کیا ہو گیا ہے ۔

انسپکٹر نوید : تو وُہ چیخ ان کی تھی ؟

رائے شوکت : جی ہاں ! میں اپنے کمرے میں تھا ۔ چیخ سُن کر ادھر دوڑا ۔ یہ فرش پر بے ہوش پڑے تھے ۔

انسپکٹر نوید : آپ ڈاکٹر کو فون کریں ۔ میں انھیں دیکھتا ہوں ۔

رائے شوکت : اچھ ۔ چھا ۔

قدموں کی آواز ۔ فون پر نمبر ڈائل کرنے کی آواز ۔

انسپکٹر نوید : یہ ہوش میں آ رہے ہیں ۔

رائے شوکت : اوہ اچھا ۔ لیکن پھر بھی ۔ ڈاکٹر کو تو بُلانا ہو گا ۔

انسپکٹر نوید : ٹھیک ہے ۔ بُلا لیں ۔

رائے شوکت : ہیلو ڈاکٹر بخاری ۔ رائے شوکت بول رہا ہوں،

مہربانی فرما کر جلدی آ جایئے ۔ نزاکت کو کچھ ہو گیا ہے ۔

ریسیور رکھنے کی آواز ۔

نزاکت : مم ۔ میں ۔ مجھے ۔ مجھے کیا ہوا تھا ابا جان ۔ ارے ۔ یہ کون لوگ ہیں ؟

رائے شوکت : یہ انسپکٹر نوید اور ان کے اسسٹنٹ آصف محمود ہیں بیٹے ۔ اس بلیک میلر کا فون سنتے ہی میں نے انھیں فون کر دیا تھا ۔ مل ۔ لیکن بیٹے آپ کو کیا ہوا تھا ؟

نزاکت : مم ۔ مجھے ۔ میں نے یہ الماری کھولی ۔ تو ۔ تو اس میں سیاہ رنگ کا ایک سانپ تھا ۔

رائے شوکت : کیا کہا ۔ سانپ ۔

نزاکت : ہاں ڈیڈی ۔ ایک بڑا سانپ ۔

رائے شوکت : اُف اللہ ! کوٹھی میں سانپ کہاں سے آ گیا ۔

آصف : اور ۔ اور کیا وہ اب تک الماری میں ہے ۔

نزاکت : پتا نہیں ۔ میں نے فوراً الماری بند کر دی تھی ۔ شاید میں چیخا بھی تھا ۔ اور پھر میں

بے ہوش ہو گیا۔

رائے شوکت : ہوں ۔ خوف کی وجہ سے ۔

انسپکٹر نوید : آپ لوگ ہٹ جائیے ۔ میں الماری کھول کر دیکھتا ہوں ۔ اگر اس میں سانپ ہوا ۔ تو میں اس پر فائر کروں گا ۔

رائے شوکت : ج ۔ جی ۔ جی بہتر ۔

انسپکٹر : خبردار ۔ میں الماری کھول رہا ہوں ۔

الماری کھلنے کی آواز ۔ تین فائروں کی آوازیں ۔ مکس ان ٹو فون کی گھنٹی کی آواز ۔

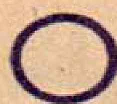
انسپکٹر نوید : رائے صاحب ۔ آپ ہی فون سُن لیں ۔ شاید یہ وہی ہو ۔

رائے شوکت : اچھا ۔

قدموں کی آواز ۔ ریسیور اُٹھانے کی آواز ۔

رائے شوکت : ہیلو ۔ رائے شوکت سپیکنگ ۔ اوہ ۔ یہ تم ہو ۔ ہاں ! میں تیار ہوں ۔ نہیں ۔ میں ایسا نہیں کروں گا ۔ فکر نہ کرو ۔ ہوں ۔ ٹھیک ہے ۔ اچھا ! میں سمجھ گیا ۔

ریسیور رکھنے کی آواز۔



تیز موسیقی فیڈ ان۔ جیپ چلنے کی
آواز۔۔ سڑک پر ٹریفک کا شور۔

آصف : آپ کا کیا خیال ہے سر۔ کیا وہ اس تعاقب
سے بے خبر رہے گا۔

انسپکٹر : ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

آصف : بہتر ہوتا کہ آپ پہلے رائے شوکت صاحب
کو رقم ادا کرنے دیتے۔ تقریب کے بعد ہم
اس سے اچھی طرح نپٹ سکتے تھے۔

انسپکٹر : تم بھی ٹھیک کہتے ہو۔۔ لیکن ذرا سوچو۔۔
اگر دو لاکھ روپے وصول کرنے کے بعد بھی
اس نے یہ کہا کہ تقریب درہم برہم ہو کر
رہے گی۔۔ تب۔۔ ہم کیا کر سکیں گے۔

آصف : مجھے تو حیرت اس پر ہے کہ کوٹھی میں اس
نے سانپ کس طرح پہنچا دیا۔ وہ بھی ایک
الماری میں۔

انسپکٹر نوید : صاف ظاہر ہے۔ کوٹھی کا کوئی ملازم اس کا آلۂ کار بنا ہوا ہے۔

آصف : اور سانپ کو کوٹھی میں پہنچا کر وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ وہ کل بھی جو جی چاہے، کر سکتا ہے۔

انسپکٹر : ہاں یہی بات ہے۔ ورنہ وہ سانپ بالکل بے ضرر تھا۔

آصف : یہ بات آپ یقین سے کس طرح کہہ سکتے ہیں؟

انسپکٹر : خطرناک سانپ کو منتقل کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔

آصف : تب پھر آپ نے اسے ختم کیوں کیا؟

انسپکٹر : اسے زندہ رکھ کر کیا کرتے۔ یُوں بھی — الماری کھلتے ہی تو یہ اندازہ نہیں ہو گیا تھا، وہ تو بعد میں اس کا رنگ وغیرہ دیکھ کر معلوم ہوا۔

آصف : (چونک کر) لیجیے۔ پہاڑی علاقہ شروع ہو گیا۔ اور رائے شوکت صاحب نے کار روک لی ہے۔

انسپکٹر : ہُوں ! ہمیں بھی یہیں اُتر جانا چاہیے ۔

جیپ رکنے کی آواز ۔

آصف : بلیک میلر کی آواز کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟

انسپکٹر : اس کی آواز بیٹھی ہوئی سی لگتی تھی ۔ میرا خیال ہے کہ وہ آواز بدل کر بول رہا تھا ۔ لیکن تم فکر نہ کرو ۔ جہاں کہیں بھی میں نے اس بلیک میلر کی آواز سُنی ۔ ضرور پہچان لوں گا ۔

آصف : رائے شوکت رُک گئے ہیں ۔ اور چاروں طرف دیکھ رہے ہیں ۔

انسپکٹر : اس لیے کہ بلیک میلر انھیں ابھی تک کہیں بھی نظر نہیں آیا ۔

رائے شوکت : (دُور کی آواز) انسپکٹر صاحب ۔ چلے آئیے ۔ بلیک میلر یہاں نہیں ہے ۔ وُہ جا چکا ہے ۔

انسپکٹر : اوہ ۔ یہ کیا ہوا ۔

موسیقی ۔

رائے شوکت : یہ دیکھیے ۔ یہ رہا اس کا پیغام ۔ یہ کاغذ اس پتھر کے نیچے دبا ہوا پایا ہے میں نے ۔

انسپکٹر : ہُوں ! کیا لکھا ہے ؟

رائے شوکت : لکھا ہے ۔ آپ نے میری ہدایات کے باوجود پھر وُہی حرکت کی ۔ یعنی انسپکٹر نوید کو اپنے تعاقب میں یہاں تک لے آئے ۔ ان حالات میں آپ سے رقم کیوں کر حاصل کی جا سکتی ہے ۔

انسپکٹر نوید : ہُوں ! وُہ بہت گھاگ ہے ۔

رائے شوکت : لیکن انسپکٹر صاحب ۔ اب کیا ہو گا ۔

انسپکٹر : فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ۔ اب آپ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیں ۔

رائے شوکت : اس کا مطلب ہے ۔ کل میرے بیٹے کی منگنی کی تقریب ہو گی ۔

انسپکٹر : جی ہاں ! بالکل ۔ آئیے واپس چلیں ۔ اور ہاں ، نقدی کا یہ بریف کیس مجھے دے دیں ۔ یہ ابھی میرے پاس رہے گا ۔ اور یہ کاغذ بھی ۔

رائے شوکت : بہت بہتر !

کار سٹارٹ ہونے کی آواز اور پھر چلنے کی آواز ۔

انسپکٹر نوید : اگر اجازت ہو تو میں اپنی تفتیش کا آغاز کر دوں ؟

رائے شوکت : یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے ۔

انسپکٹر : تو پھر ۔ میں یہ ابتدا آپ سے کرتا ہوں۔

رائے شوکت : (چونک کر) کیا مطلب ۔ مجھ سے ۔

انسپکٹر : جی ہاں ! آپ سے ۔ یہ بتائیے ۔ منگنی کی یہ رسم نزاکت صاحب کی رضا مندی سے ہو رہی ہے ؟

رائے شوکت : مکمل طور پر اس کی مرضی سے ۔ بلکہ سچ پوچھیے تو ۔ میری مرضی تو اس لڑکی سے تھی ہی نہیں ۔ لیکن میں کیا کروں ۔ بیٹے کی ضد نے مجھے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا ۔

انسپکٹر : اوہ ۔ اوہ ۔

رائے شوکت : کیوں ! اس میں حیرت کی کیا بات ہے ۔

انسپکٹر : لڑکی کا گھرانا کیسا ہے ؟

رائے شوکت : یہی تو اختلاف ہے مجھے ۔ لڑکی کا گھرانا حد درجے غریب ہے ۔ یوں لڑکی اچھی شکل اور صورت کی مالک ہے ۔ لڑکی تعلیم یافتہ بھی ہے ۔

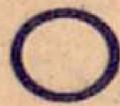
انسپکٹر : پھر تو آپ کو اختلاف نہیں کرنا چاہیے ۔

رائے شوکت : ہم جس معاشرے میں رہ رہے ہیں ۔ اس میں یہ باتیں دیکھنا پڑتی ہیں ۔

انسپکٹر : ہوں ۔ لڑکی کے والد کا نام اور پتا مجھے لکھوا دیں ۔

رائے شوکت : جی بہتر ۔ باپ کا نام منور میاں ہے ۔ نوری محلے میں رہتا ہے ۔ مکان نمبر ۳۰۷ ۔

موسیقی فیڈ ان ۔ مکس ان ٹو کار رکنے کی آواز ۔



موسیقی فیڈ آؤٹ ۔ مکس ان ٹو جیپ چلنے کی آواز ۔

آصف : سر! ابھی ابھی اطلاع ملی ہے ۔ ایک نوجوان کو کئی بار رائے صاحب کی کوٹھی میں آتے اور جاتے دیکھا گیا ہے ۔ وہ مشکوک نظر آتا ہے ۔

انسپکٹر : پھر معلوم ہوا ، وہ کون ہے ؟

آصف : جی ہاں ! اس کا نام ارشد منیر ہے۔ نیوٹاؤن کے ایک فلیٹ میں رہتا ہے۔

انسپکٹر : بہت خوب ۔ تب تو لگے ہاتھوں اس سے بھی مل لیا جائے۔

موسیقی ۔ جیپ رُکنے کی آواز ۔
دروازے پر دستک کی آواز۔ دروازہ کھلنے کی آواز۔

ارشد منیر : جی فرمائیے۔ کیا بات ہے

انسپکٹر نوید : آپ ارشد منیر ہیں ؟

ارشد منیر : بالکل، ہوں ۔ آئیے ۔

قدموں کی آواز۔

انسپکٹر : آپ کا رائے شوکت صاحب کے گھرانے سے کیا تعلق ہے۔

ارشد : اوہ ۔ آپ ۔ آپ کی تعریف ۔

انسپکٹر : مجھے انسپکٹر نوید کہتے ہیں ۔

ارشد : آئی سی ۔ آپ ضرور اس بلیک میلر کے چکر میں مجھ سے ملنے آئے ہیں ۔ نزاکت نے مجھے بتایا تھا ۔

انسپکٹر : تو آپ مسٹر نزاکت ۔۔۔

ارشد منیر : جی ہاں ! نزاکت میرا بہت اچھا دوست ہے۔ بلکہ یوں کہیے کہ ہماری دوستی مثالی ہے —

انسپکٹر نوید : خوب ! اس منگنی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ اس کے خلاف کون کون ہے ؟

ارشد منیر : سب سے بڑے مخالف تو خود رائے صاحب ہی ہیں ، پھر چندا کے والد منور میاں —

انسپکٹر : لڑکی کا نام چندا ہے ؟

ارشد منیر : اصل نام شفق ہے — گھر میں پیار سے چندا کہتے ہیں —

انسپکٹر : ہوں ! آپ کے خیال میں کون کون رائے صاحب کو بلیک میل کر سکتا ہے ؟

ارشد منیر : (چونک کر) جی — بھلا میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

انسپکٹر : کیوں — آپ نے اس سلسلے میں غور نہیں کیا ہوگا —

ارشد منیر : جی ہاں ! کیوں نہیں — لیکن میں کسی نتیجے پر بھی تو نہیں پہنچ سکا —

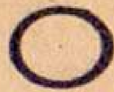
انسپکٹر : آپ کن کن جگہوں پر اُٹھتے بیٹھتے ہیں — آپ کے مشاغل کیا ہیں — یہ سب مجھے ایک کاغذ پر لکھ کر دے دیں —

ارشد منیر : (اُلجھ کر) لیکن کیوں انسپکٹر صاحب — اس کی کیا ضرورت ہے —

انسپکٹر : یہ میرا کام ہے — اور کچھ لوگوں کا خیال ہے، میں اپنے کام کا ماہر ہوں —

ارشد : جی بہتر! میں لکھے دیتا ہوں —

پنسل سرکنے کی آواز — موسیقی فیڈ ان —



موسیقی فیڈ آؤٹ — مکس ان ٹوسیکوں کی آواز —

انسپکٹر : چندا صاحبہ — میں شاید بہت غلط وقت پر آیا —

چندا : نن — نہیں — آپ تشریف رکھیے —

انسپکٹر : میرا خیال ہے — میں پھر کسی وقت آ جاؤں گا —

چندا : تشریف رکھیے — میں ٹھیک ہوں —

انسپکٹر : تب پھر — آپ رو کیوں رہی تھیں؟

چندا : اپنی بدقسمتی پر — اس رشتے نے میرے ابّو کے کندھوں پر ایک پہاڑ کا بوجھ لاد دیا

ہے ۔

انسپکٹر : اور آپ محسوس کر رہی ہیں ۔ اس کی ذمّے دار آپ ہیں ۔

چندا : جی ہاں ! مم ۔ مجھے اس رشتے سے انکار کر دینا چاہیے تھا ۔

انسپکٹر : اور اوپر سے بلیک میلر کی مصیبت ۔

چندا : جی ہاں ! رہی سہی کسر اس نے پوری کر دی ۔

انسپکٹر : معاف کیجیے گا ۔ ایک بہت ہی ذاتی نوعیت کا سوال پوچھنے لگا ہوں ۔ آپ مسٹر ارشد منیر کو جانتی ہیں ؟

چندا : ہاں ! وُہ نزاکت صاحب کے دوست ہیں ۔

انسپکٹر : کیا ان کا آپ کے گھر بھی آنا جانا ہے ؟

چندا : ج ۔ جی ۔ وُہ ۔ بس ۔ کبھی کبھار ۔

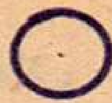
انسپکٹر : کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ رشتہ انھیں گراں گزرا ہو ۔

چندا : جی نہیں ۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔

انسپکٹر : شکریہ ۔ بس مجُھے یہی کچھ معلوم کرنا تھا ۔

چندا : شکریہ !

تیز موسیقی فیڈ ان ۔



موسیقی فیڈ آؤٹ ۔ باغ میں تقریب
کی آوازیں ۔ برتنوں کی کھنکھناہٹ،
سرگوشیاں ۔ پرندوں کا چہچہانا ۔
بیک گراؤنڈ موسیقی بدستور جاری۔

رائے شوکت : ہیلو انسپکٹر صاحب ۔ حالات پوری طرح آپ کے قابو میں ہیں نا ۔

انسپکٹر : جی ہاں ! آپ فکر نہ کریں ۔ بلیک میلر کو کوئی حرکت کرنے کی جرأت نہیں ہو گی ۔

رائے شوکت : شکریہ ۔ میں یہی چاہتا ہوں ۔ تقریب بخیر و عافیت اختتام کو پہنچے ۔

انسپکٹر : فکر نہ کریں ۔ اِن شاء اللہ ایسا ہی ہو گا ۔

رائے شوکت : لیکن کیسے ۔ آپ کو کیا معلوم ۔ بلیک میلر کون ہے ۔

انسپکٹر : مجھے معلوم ہے ۔

رائے شوکت : (چونک کر) کیا فرمایا ۔ آپ کو بلیک میلر کے بارے میں معلوم ہے ۔

انسپکٹر : ہاں ! آپ مہمانوں کی طرف توجہ دیں ۔ بلیک میلر کا خیال ذہن سے نکال دیں ۔

رائے شوکت : اوہ ! بہت بہت شکریہ ۔ ارے ! سیٹھ امجد مجھے اشارے سے اپنی طرف بلا رہے ہیں ۔ معاف کیجیے گا ۔

انسپکٹر : کوئی بات نہیں ۔

قدموں کی آواز ۔

آصف : یہ آپ نے کیا کہا ۔ آپ بلیک میلر کو پہچان چکے ہیں ۔

انسپکٹر : ہاں بھئی ۔ یہ غلط نہیں ہے ۔ وہ بہت بزدل ہے ۔ کوئی حرکت نہیں کرے گا ۔

آصف : تب پھر اس نے یہ پروگرام بنایا ہی کیوں تھا ؟

انسپکٹر : اس کا خیال تھا ۔ رائے شوکت خوف زدہ ہو کر دو لاکھ روپے اسے چُپ چاپ ادا کر دیں گے ۔ لیکن انھوں نے یہ معاملہ میرے سپرد کر دیا ۔ اس پر وہ بوکھلا گیا ۔ زمین اس کے پیروں کے نیچے سے نکل گئی ۔

آصف : لیکن سر ۔ اگر آپ جان چکے ہیں کہ بلیک میلر

کون ہے ۔ تو پھر تقریب شروع ہونے سے پہلے ہی اسے گرفتار کیوں نہ کیا ۔ تاکہ کسی قسم کے خطرے کا امکان ہی نہ رہ جاتا ۔

برتنوں کی کھنکھناہٹ ۔

انسپکٹر : میں نے تقریب سے پہلے اسے گرفتار کرنا پسند نہیں کیا ۔

آصف : ذرا دیکھیے تو سر ۔ منور میاں کا چہرہ کس قدر بُجھا ہوا ہے ۔

انسپکٹر : (سرد آہ بھر کر) اب اسے بیٹی کو رُخصت کرنے کی تیاریاں کرنا ہوں گی ۔ ارے ۔ وُہ دیکھو ۔ ارشد منیر ۔ وُہ اس طرف گم صم کیوں کھڑا ہے ۔ آؤ ۔

روش پر قدموں کی آواز ۔ نیچے بچھی روڑی کچلے جانے کی آواز

انسپکٹر : ہیلو مسٹر ارشد منیر ۔ آپ سب لوگوں سے الگ تھلگ ۔

ارشد منیر : جی بس ۔ میں ذرا تنہائی پسند واقع ہوا ہوں، اور تو کوئی بات نہیں ۔

انسپکٹر : اوہ ! تب تو آپ کو اس قسم کی دعوتوں میں

جانا ہی نہیں چاہیے ۔

ارشد : اور میں جاتا بھی نہیں ۔ لیکن یہاں آئے بغیر کس طرح رہ سکتا تھا ۔ اس بلیک میلر کا کیا بنا ؟

انسپکٹر : بلیک میلر دعوت میں شریک ہے ، لیکن میرے دو آدمی سائے کی طرح اس کے پیچھے لگے ہیں ۔ اور وُہ اسے کوئی غلط حرکت کرنے سے پہلے ہی دبوچ لیں گے ۔

ارشد : بہت خوب ۔ تب تو بہت اچھی بات ہے ۔

بے شمار تالیاں بجنے کی آواز ۔

انسپکٹر : اوہو ۔ شاید منگنی کا اعلان ہو رہا ہے ۔ آئیے ہم بھی سب کے ساتھ شریک ہو جائیں ۔

قدموں کی آواز مکس ان ٹو رائے شوکت کی آواز ۔

رائے شوکت : حاضرین ۔ آپ سب کو یہ بات تو معلوم ہی ہے کہ ۔ آج کی یہ تقریب کیوں منعقد کی گئی ہے ۔ لہٰذا میں منور میاں سے درخواست کروں گا کہ آگے تشریف لا کر اپنا دستِ شفقت نزاکت کے سر پر رکھیں ۔

تالیوں کی گونج۔

ملی جُلی آوازیں: مُبارک ۔ مُبارک ۔ مُبارک ہو۔

رائے شوکت : حاضرین ۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اس موقعے پر انسپکٹر نوید کو بھی زحمت دوں ۔

انسپکٹر نوید : (چونک کر) جی ۔ کیا مطلب ؟

رائے شوکت : مطلب یہ کہ آپ سٹیج پر آکر سب لوگوں کو بلیک میلر کے بارے میں بتائیں ۔

ملی جُلی آوازیں: کیا ۔ بلیک میلر ۔ بلیک میلر ۔

رائے شوکت : جی ہاں ! ایک بلیک میلر نے ہمیں پریشان کرنے کی بہت کوشش کی ۔ تفصیلات انسپکٹر نوید سے سُنیے ۔ یہ اس تقریب کا ایک خصوصی پروگرام ہو گا ۔

پُر شور تالیاں ۔ برتنوں کی کھنکھناہٹیں

انسپکٹر نوید : (ہکلا کر) لل ۔ لیکن جناب ۔ میرا خیال ہے ۔ ایسا کوئی پروگرام طے نہیں کیا گیا تھا ۔

رائے شوکت : تو کیا ہوا انسپکٹر نوید صاحب ۔ آپ میرے سب دوستوں کو بلیک میلر کے بارے میں تفصیل بتائیے ۔

انسپکٹر نوید : یہ ۔ یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں ہو گا ۔

رائے شوکت : جی۔ کیوں مناسب نہیں ہوگا۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں۔ بالکل مناسب ہوگا۔ آپ ضرور بتائیں۔ کیوں معزز مہمانو!

ملی جلی آوازیں: ضرور۔ ضرور۔

انسپکٹر نوید : بہتر۔ مختصر عرض کرتا ہوں۔ بات صرف اتنی ہے کہ کسی نامعلوم آدمی نے کل رائے صاحب کو فون کیا تھا کہ وہ اسے دو لاکھ روپے ادا کر دیں۔ ورنہ۔

کئی آوازیں : ارے!

انسپکٹر نوید : جی ہاں! ورنہ وہ منگنی کی اس تقریب کو درہم برہم کر دے گا۔

ایک مہمان : ارے باپ رے۔ تت۔ تو کیا۔ اسے دو لاکھ روپے ادا کر دیے گئے۔

انسپکٹر نوید : جی نہیں۔ جب مَیں نے اس سلسلے میں تفتیش شروع کی تو وہ خوف زدہ ہو گیا اور گویا اس نے دَم سادھ لیا۔

رائے شوکت : اب مہربانی فرما کر سب کے سامنے اس کا نام بتا دیں۔

انسپکٹر نوید : نہیں جناب۔ یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں

ہو گا ۔ میں یہ باتیں آپ کو علیحدگی میں بتانا پسند کروں گا ۔

رائے شوکت : جب کہ میں سب کے سامنے نام سُننا پسند کرتا ہوں ۔ اور اگر آپ نہیں بتائیں گے تو پھر اس کے نام کا اعلان میں کروں گا ۔

انسپکٹر نوید : کیا ۔ آپ کو بھی معلوم ہے ۔ وُہ کون ہے ۔

رائے شوکت : ہاں بالکل !

انسپکٹر نوید : جی نہیں ۔ اگر آپ کو معلوم ہوتا تو آپ یہ بات ہرگز نہ کہتے ۔

رائے شوکت : غلط ۔ میں کہتا ہوں ۔ مُجھے اس کے بارے میں معلوم ہے ۔ وُہ منور میاں ہیں ۔ کیوں ۔ ٹھیک ہے نا ۔ انسپکٹر صاحب ۔

منور میاں : (چیخ کر) نہیں ۔ نہیں ۔

انسپکٹر نوید : یہ آپ نے کیا کیا رائے صاحب ۔ آپ کو ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا ۔

رائے شوکت : انسپکٹر نوید ۔ یہ مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کریں ۔ اور میں یہ بات دُوسروں کے سامنے نہ لاؤں ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ نزاکت ۔ تم

کیوں خاموش ہو ـ

نزاکت : میں کیا عرض کروں ـ آپ کا اندازہ غلط معلوم ہوتا ہے ـ انکل ایسے نہیں ہو سکتے ـ میں انھیں اچھی طرح جانتا ہوں ـ

رائے شوکت : تب پھر تم ہی بتاؤ ـ ان کے علاوہ بلیک میلر کون ہو سکتا ہے ـ

نزاکت : اور آپ کے خیال میں انھیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی ؟

رائے شوکت : جہیز کا سامان خریدنے کے لیے انھیں رقم کی ضرورت تھی ـ انھوں نے سوچا ـ یہ اس طرح مجھ سے رقم حاصل کر سکتے ہیں ـ لیکن جب میں نے انسپکٹر نوید صاحب کو بلایا تو یہ ڈر گئے ـ

منور میاں : نن ـ نہیں ـ نہیں ـ

رائے شوکت : میں نے نزاکت کو بہت سمجھایا ـ لیکن یہ اپنی ضد پر اڑا رہا ـ

نزاکت : آپ غلط سوچ رہے ہیں ڈیڈی ـ انکل ایسا نہیں کر سکتے ـ انسپکٹر صاحب ـ آپ ہی ان کا اطمینان کرا دیں ـ

انسپکٹر نوید : میں تو پہلے ہی کہہ چکا ہوں ـ لیکن رائے صاحب تو میری بات سُن ہی نہیں رہے ـ

رائے شوکت : خیر ـ آپ اپنی بات کریں ـ میں سن رہا ہوں ـ

انسپکٹر نوید : تو آپ کو یقین ہے ـ بلیک میلنگ کا چکر منور میاں صاحب نے چلایا ہے ـ

رائے شوکت : آپ خود سوچیے ـ ان کے علاوہ کون ایسا کر سکتا تھا ، یا کس کو ضرورت تھی ایسا کرنے کی ـ

انسپکٹر نوید : پارٹی درہم برہم کرنے کا پروگرام بلیک میلر کا تھا ـ وہ بے چارہ تو نہ کر سکا ـ لیکن آپ نے ضرور یہ کام کر دکھایا ـ

رائے شوکت : (بُرا مان کر) یہ ـ انسپکٹر نوید ـ یہ آپ کہہ رہے ہیں ـ

انسپکٹر نوید : جی ہاں ـ میں کہہ رہا ہوں ـ آپ نے ہی مجھے مجبور کیا ہے زبان کھولنے پر ـ

رائے شوکت : تو پھر بتائیے ـ بلیک میلر کون ہے ـ

ایک مہمان : ہاں انسپکٹر صاحب ـ اب تو آپ کو بتانا ہی ہو گا ـ مارے سسپنس کے ہمارا بُرا حال ہے ـ

انسپکٹر نوید : بہت بہتر ۔ چٹانوں میں سے ہمیں بلیک میلر کی ایک تحریر ملی تھی ۔ اس تحریر سے جب میں نے چند دُوسرے لوگوں کی تحریریں ملا کر دیکھیں تو فوراً ہی جان گیا کہ بلیک میلر دراصل کون ہے ۔

نزاکت : اوہ !

انسپکٹر نوید : اگرچہ اس نے تحریر بگاڑنے کی کوشش کی تھی، لیکن تحریر کے ایک ماہر نے فوراً یہ فیصلہ دے دیا کہ یہ فلاں صاحب کی تحریر سے ملتی ہے، دُوسرے یہ کہ مجھے فون پر بلیک میلر صاحب کی آواز سُننے کا اتفاق ہو چکا تھا ۔ فون پر بھی وُہ آواز بدل کر بول رہا تھا ۔ لیکن جب وُہ میرے سامنے آیا اور میں نے اس سے بات کی تو فوراً مجھے محسوس ہوا کہ فون پر یہی شخص بات کر رہا تھا ۔

رائے شوکت : اور ۔ اور وُہ کون تھا ؟

انسپکٹر نوید : مسٹر ارشد منیر ۔ نزاکت صاحب کے دوست ۔

ملی جُلی آوازیں: ارے ۔ کیا ۔ نہیں ۔

موسیقی ۔

انسپکٹر نوید : کیوں مسٹر ارشد ـ میں غلط تو نہیں کہ رہا ـ
ارشد منیر : جی نہیں ـ آپ بالکل ٹھیک کہ رہے ہیں ـ
رائے شوکت : اوہ ـ ارشد ـ یہ ـ یہ تم تھے ـ تم ـ
ارشد منیر : ہاں انکل ـ یہ میں ہی تھا ـ انسپکٹر صاحب کا اندازہ بالکل درست ہے ـ
رائے شوکت : (بھنّا کر) مجھے انکل نہ کہو ـ تم اس قابل نہیں ـ
ارشد منیر : شکریہ انکل !
رائے شوکت : نزاکت ـ تم دیکھ رہے ہو ـ اس کی ڈھٹائی ـ
انسپکٹر نوید : ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی جناب ـ پہلے مجھے بات مکمل کرنے دیں ـ
رائے شوکت : اب اور کیا رہ گیا ہے انسپکٹر صاحب ـ
انسپکٹر نوید : ایک بہت اہم بات ـ مسٹر ارشد نے یہ سب کچھ مسٹر نزاکت کے اشارے پر کیا ہے ـ
رائے شوکت : کیا ـ نہیں !
انسپکٹر نوید : جی ہاں ـ بالکل یہی بات ہے ـ ان کا پروگرام تھا ـ اس طرح حاصل ہونے والی رقم یہ خاموشی سے منور میاں کے حوالے کر دیں گے ـ تاکہ شادی ٹھاٹھ باٹھ سے ہو سکے ـ میرے آدمی نے ان دونوں کو کھسر پُسر کرتے سُنا ہے ـ

منور میاں : اُف ۔ لیکن ۔ انھوں نے یہ کیسے جان لیا کہ میں
ان سے رقم وصول کر لوں گا ۔

انسپکٹر نوید : ہر آدمی کی اپنی سوچ ہوتی ہے ۔

رائے شوکت : اُف مالک ۔ نزاکت ۔ کیا یہ واقعی تم تھے ۔

نزاکت : ہاں ابّو ۔ یہ میں ہی تھا ۔ مم ۔ مجھے بہت افسوس
ہے ۔

رائے شوکت : افسوس تمھیں نہیں بیٹے ۔ مجھے ہونا چاہیے ۔ یہ
سوچ تو میری ہونی چاہیے تھی ۔

تیز موسیقی فیڈ ان ۔



آیندہ ناول کی ایک جھلک



محمود ، فاروق ، فرزانہ اور انسپکٹر جمشید سیریز نمبر ۱۶۰

چینخ کا قتل

— مصنف : اشتیاق احمد —

- بیگم شنواری اس شخص کو دیکھ کر بھونچکا رہ گئیں —
- اس میں ایسی کیا بات تھی —
- آپ خود وہ بات جان کر دھک سے رہ جائیں گے —
- محمود ، فاروق اور فرزانہ کھلنڈر روپ میں —
- اُنھوں نے مُجرم کا سُراغ کِس طرح لگایا —
- انسپکٹر جمشید پر قاتلانہ حملہ —
- ہر قدم پر دھڑکنیں تیز —

قیمت : ۶/۵۰ روپے

آئندہ ناول کی ایک جھلک



محمود ، فاروق ، فرزانہ اور انسپکٹر جمشید سیریز ۱۶۱

ظہور کا اغوا

— مصنف : اشتیاق احمد —

- خان رحمان ایک شادی سے لوٹ رہے تھے۔
- سڑک پر انہیں ایک چیز پڑی نظر آئی۔
- کار ظہور چلا رہا تھا۔
- وہ اُتر کر اس چیز کو دیکھنے پر مجبور ہو گیا۔
- محمود ، فاروق اور فرزانہ جب خان رحمان کے دروازے پر پہنچے تو ان سے پہلے ہی ایک شخص دستک دے رہا تھا۔
- انسپکٹر جمشید دفتر سے نکلے تو دھک سے رہ گئے۔
- ایک حیرت انگیز تعاقب۔

قیمت : ۶/۵۰ روپے

آیندہ ناول کی ایک جھلک



آفتاب ، آصف ، فرحت اور انسپکٹر کامران مرزا سیریز ۶۲

کالا پہاڑ

— مصنّف : اشتیاق احمد —

- انسپکٹر کامران مرزا کو فون پر خونی مقابلے کی دعوت —
- دعوت قبول کرنا سراسر موت کو دعوت دینا تھا —
- لیکن اس کے باوجود انسپکٹر کامران مرزا پیچھے نہ ہٹے —
- کالے پہاڑ پر ان پر کیا بیتی —
- انھوں نے دُشمنوں سے مقابلہ کس طرح کیا —
- دُشمن کیا چاہتے تھے —
- ایک چالاک مُجرم کی کہانی — جو سات پردوں میں چھپا ہوا تھا —

قیمت : ۶/۵۰ روپے

آیندہ ناول کی ایک جھلک

انسپکٹر ارسلان سیریز ۱۶

انوکھا جُرم

——مصنّف : آفتاب احمد——

- اخبار کی ایک خبر نے انھیں ایک شہر میں جانے پر مجبور کر دیا۔
- وہاں ایک انوکھا جُرم ہو رہا تھا —
- مُجرم نے ایک خواب دیکھا اور پھر اس کی تعبیر انوکھے انداز میں سامنے آئی —
- مُجرم کے خواب کی تعبیر پر آپ چونک پڑیں گے —
- ایسا جُرم آپ نے دیکھا ہوگا نہ سُنا ہوگا —
- انھوں نے عجیب طریقے سے راز سے پردہ اُٹھایا —
- وُہ کون سا جُرم تھا کہ اسے کرنے کے بعد بھی مجرم یہ کہتا تھا کہ میں مُجرم نہیں —
- جُرم کے بارے میں پڑھ کر آپ حیران رہ جائیں گے —

قیمت : ۶/۵۰ روپے

آیندہ کتاب کی ایک جھلک

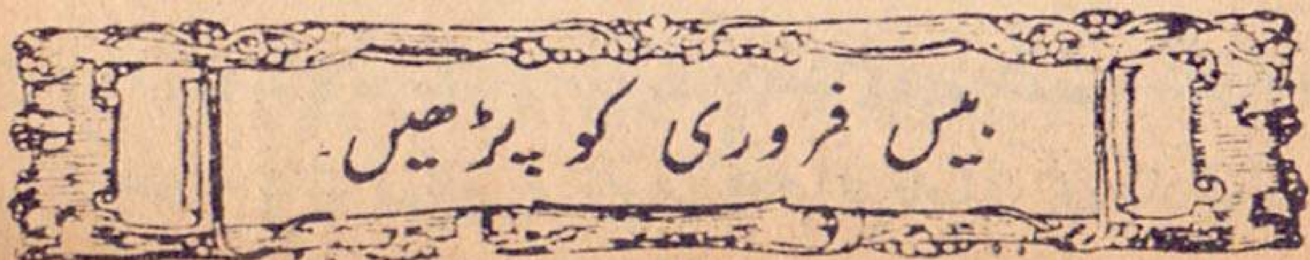
متفرق سلسلہ ۳۲

مرزا غلام احمد قادیانی

- مرزا غلام قادیانی کون تھا —
- پیدائش سے لے کر وفات تک کے حالات پر ایک نادر کتاب —
- کتاب قادیانی کتب سے تیار کی گئی ہے —
- اس میں اپنی طرف سے کسی بات کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا جا رہا۔
- اور منہ بولتا ثبوت وہی ہوتا ہے جو مخالف کی کتابوں سے پیش کیا جائے —
- نبوت کے دعوے سے پہلے مرزا نے کیا کچھ کیا —
- بچپن میں مرزا کی عادات کیا تھیں — (آپ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ بھی ہو سکتے ہیں، اجازت ہے۔)
- آپ نے لطائف کی بہت سی کتابیں پڑھی ہوں گی، لیکن مرزا کے لطائف کبھی نہیں پڑھے ہوں گے —
- اس کتاب کا دوسرا نام مرزا کے لطائف بھی ہو سکتا تھا، لیکن ادارہ تحفظ ختم نبوت کی تجویز پر نام مرزا غلام احمد قادیانی ہی رکھا گیا —

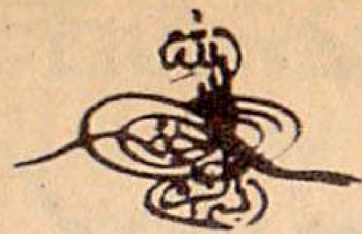
- یہ کتاب صرف آپ کے لیے نہیں ، آپ کے گھر والوں ، دوست اور احباب کے لیے ہی نہیں ، قادیانیوں کے لیے بھی ہے ۔ ان کے نبی (نعوذ باللہ) نے اپنی کتابوں میں کیا کچھ لکھا۔ یہ قادیانیوں کو بھی نہیں معلوم۔ لہٰذا ان کو بھی اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے ۔
- مرزا کی زندگی پر مشہور لوگوں نے بہت بڑی بڑی کتب لکھی ہیں۔ یہ کتاب ان سب کتابوں کا بچّہ ہے ۔ اس لیے بچّے اس سے لُطف اندوز ہوں گے ، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بڑے اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ انھیں بھی خاطر خواہ فائدے کی اُمید رکھنی چاہیے۔
- "قیامت کب آئے گی"، اس کتاب میں مَیں نے مرزا غلام احمد قادیانی نامی کتاب کا وعدہ کیا تھا ، سو اب یہ وعدہ پورا کر رہا ہوں ۔
- آپ نے بھی بار بار مُجھ سے پُوچھا۔ آخر آپ یہ کتاب کب لکھیں گے۔ آخر وُہ وقت آ ہی گیا ۔
- متفرق سلسلے کی کُتب چُوں کہ محدود تعداد میں شائع کی جاتی ہیں ، اس لیے اگر کسی شہر ، قصبے یا گاؤں تک نہ پہنچ سکے تو براہِ راست ہم سے منگوا سکتے ہیں ۔

قیمت : ۶/۵۰ روپے









انجمن دعوتِ فکر و عمل کا قیام

—

- آج فکر و عمل کی دعوت دینے کی شدید ضرورت ہے ۔
- ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارے دینی، مُلکی اور قومی فرائض کیا ہیں ۔
- دین کی صحیح ترین صورت کیا ہے ۔
- اور کیا ہم دین کی صحیح ترین صورت پر کاربند ہیں ۔
- اگر نہیں ۔ تو ہمیں کیا کرنا ہوگا ۔
- کیا ہم اپنے اندر فکرِ آخرت رکھتے ہیں ۔
- اور کیا دُوسروں میں فکرِ آخرت پیدا کرتے ہیں ۔
- اگر نہیں تو پھر انجمن دعوتِ فکر و عمل میں شامل ہو جائیے ۔

— ہم —

- آپ کو بتائیں گے کہ آپ کو کیا کچھ کرنا ہے۔
- اس طرح آپ خود کو — اپنے گھر والوں کو، اپنے پڑوسیوں کو اور اپنے شہر والوں کو۔ اسی طرح اپنے مُلک کے لوگوں کو ایک فکر دے سکتے ہیں۔ ایک سوچ دے سکتے ہیں۔ کیوں کہ اس دَور میں اس فکر اور سوچ کی کمی ہے۔

— اگر —

- آپ اس انجمن میں شریک ہونا پسند کرتے ہیں تو رُکنیت کا فارم منگوا کر پُر کیجیے۔
- آپ سے اس سلسلے میں قطعاً کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔ نہ اب — نہ کبھی آیندہ۔
- آپ کو ماہ بہ ماہ لٹریچر ارسال کیا جائے گا۔ جو آپ کو ایک لائن اختیار کرنے میں مدد دے گا — اور آپ اس لٹریچر کے ذریعے دُوسروں کو وہ لائن دے سکیں گے۔

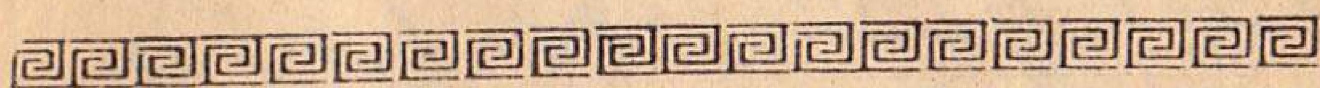
اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو، آمین!

— پتا —

انجمن دعوتِ فکر و عمل

8/6 V سیٹلائیٹ ٹاؤن، جھنگ صدر

عیسائیوں سے چند سوالات



ان دنوں عیسائی عیسائیت کا لٹریچر بہت پھیلا رہے ہیں، اسباق کی صورت میں انجیل مسلمانوں کے گھروں تک پہنچائی جا رہی ہے۔ کرسچین ہسپتالوں میں مریضوں کو جن پرچیوں پر دوائیں لکھ کر دی جاتی ہیں۔ ان کی پشت پر بھی عیسائیت کی تعلیم لکھی نظر آتی ہے۔ ایک مسلمان ملک میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ حیرت اور افسوس کا مقام ہے۔ بہرحال میں اپنے قارئین کو خبردار کرنا اپنا فرض خیال کرتا ہوں۔ اگر آپ کو بھی ایسے اسباق ڈاک کے ذریعے ملیں۔ جن میں انجیل کی تعلیم ہو۔ تو اس کی طرف توجہ نہ دیں۔ کیوں کہ حضور نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انجیل پڑھنے کو بھی پسند نہیں فرمایا تھا۔ ایک صحابی انجیل پڑھ رہے تھے تو آپؐ نے دیکھ کر فرمایا تھا۔ کیا تمہارے لیے قرآن کافی نہیں۔ سو ان لوگوں کو بھی یہی جواب دیا جائے۔ کہ ہمارے لیے ہمارا قرآن کافی ہے۔ بلکہ تم لوگ بھی قرآن میں غور کرو۔

دُوسرے یہ کہ عیسائیوں سے چند سوال ضرور پُوچھے جائیں۔ وُہ ان کا جواب نہیں دے سکیں گے۔ اور جب وُہ جواب

نہیں دے سکیں گے تو پھر آپ کو انجیل کے سبق بھی ارسال نہیں کر سکیں گے ۔ یہ بات دُوسروں تک بھی پہنچائیں ۔ یہ دین کی خدمت ہو گی ۔

عیسائیوں سے سوالات

(۱) حضرت عیسیٰؑ پر صرف ایک انجیل اُتری تھی یا کئی انجیلیں ؟

(۲) اگر ایک اُتری تھی تو آج پانچ چھے کیوں ہیں ؟

(۳) ان انجیلوں پر مصنّفوں کے نام کیوں درج ہیں ۔ اللہ کے کلام پر دُنیا کے مصنّف کے نام کا کیا جواز ؟

(۴) تمام انجیلیں ایک دُوسرے سے مختلف کیوں ہیں ؟

ہمارا دعویٰ ہے کہ مَوجُود انجیلوں میں سے کوئی کتاب الہامی کتاب نہیں ۔ آج دنیا میں صرف اور صرف قرآنِ کریم الہامی کتاب ہے ، جس کے زیر زبر میں بھی کوئی فرق نہیں آیا اور نہ قیامت تک آئے گا ۔ یہ عیسائیوں کو چیلنج ہے ۔ اور جب عیسائیوں کی کتاب ہی آسمانی کتاب نہیں تو عیسائی مذہب کس طرح برحق ہوا ؟

اِشتیاق احمد

کیا

- آپ کو کوئی شکایت ہے۔
- آپ نے کتب منگوائیں اور وہ نہیں ملیں۔
- آپ کا کوئی انعام آپ تک نہیں پہنچا۔
- آپ دفتر آئے اور آپ مطمئن انداز میں نہیں لوٹے۔
- میرے کسی ناول کی کوئی بات آپ کو پسند نہیں آئی۔
- یا کسی ناول کے کسی پہلو پر آپ کو کوئی اعتراض ہے۔
- اگر ان میں سے کوئی ایک بات بھی ہے تو

براہِ راست درج ذیل پتے پر خط لکھیے یا فون کیجیے:

پتا: **اشتیاق احمد، بازار لوہاراں، جھنگ صدر**

فون نمبر: ۳۲۹۵

نوٹ ۱: فون صرف اور صرف مغرب کی نماز کے بعد کریں۔ اور نماز کے اوقات کا خیال رکھیں۔

نوٹ ۲: خط لکھ کر پندرہ دن تک ضرور انتظار کریں۔

خطوط کے آئینے میں

محترم انکل اشتیاق احمد

السلامُ علیکم ! آپ نے میرے خط کا جواب دے کر میری اتنی حوصلہ افزائی کی ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔ جواب دینے کا شکریہ۔

اکتوبر کے ناولوں میں سے ابھی صرف "سی مون" پڑھا ہے ۔ بہت اچھا تھا ۔ اس بار سی مون نے جمشید پارٹی کی خوب مرمت کی ۔ بیگم جمشید کا کردار بہت پسند آیا۔

باقی ناول لڑکی کا چہرہ ، انسانی شکار اور الٹا کیس ابھی مطالعے کی میز پر پڑے ہیں ۔ انسپکٹر نوید سیریز کی کتاب" نیلا پھول" بھی پڑھی ۔ نیلا پھول ریڈیو پر نہیں سُن سکے تھے ، باقی دونوں ڈرامے خون کی قیمت اور مسلسل زہر سُنے تھے ۔ آپ کا یہ سلسلہ بہت خوب ہے ۔

غضنفر حسین ملک ، ڈاک خانہ و بمقام خاص دھرکنہ ، تحصیل و ضلع چکوال

اشتیاق احمد صاحب

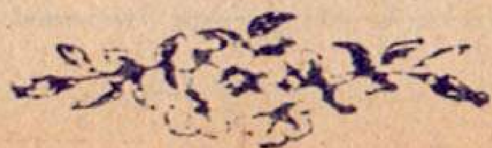
السلام علیکم ! امید ہے خیریت سے ہوں گے۔ نومبر کے ناولوں کا پیکٹ مل گیا ہے۔ انسپکٹر جمشید سیریز کے دونوں ناول بہت اچھے تھے، کہانیاں بھی بالکل نئی تھیں۔ انسپکٹر کامران مرزا سیریز کا ناول "اپنا شکنجہ" بھی اچھا ناول تھا۔ کہانی اگرچہ نئی نہیں تھی، لیکن پھر بھی بہت مزا آیا۔ شوکی سیریز شروع سے بہت اچھی جا رہی ہے، شوکی سیریز کا اس ماہ کا ناول بھی بہت اچھا رہا۔ آفتاب احمد کا نیا ناول راجال ایک معیاری ناول تھا۔ متفرق سلسلہ نمبر ۲۷ انسپکٹر نوید سیریز میں سرغنہ اور اندھی ڈرامے اچھے تھے۔ مختصر یہ کہ نومبر ۱۹۸۶ء کے تمام ناول اچھے تھے۔

مجاہد اسلام، ۱۴۴/ ۹ لیاقت آباد نمبر ۹، دوسری منزل کراچی نمبر ۱۹

انکل اشتیاق احمد

السلام علیکم ! اس ماہ کی کتابوں میں ڈراموں کی کتاب مجھے سب سے زیادہ پسند آئی۔ ٹرین میں جرم ڈرامہ بہت اچھا تھا۔ آپ ہر ماہ ڈراموں کی ایک کتاب ضرور لکھا کریں۔ شکریہ!

محمد محبوب اختر، جھنڈا چیچی، راول پنڈی شہر





اشتیاق احمد

کے سنسنی خیز، ہنگامہ آرا مزاح اور جاسوسی

سے بھرپور ناول

اس ماہ کے ناول

۱۵۸	مُلک کا دماغ	(انسپکٹر جمشید سیریز)	۶/۵۰ روپے
۱۵۹	مُردے چور	(" " ")	۶/۵۰ "
۶۱	بڑا دشمن	(انسپکٹر کامران مرزا سیریز)	۶/۵۰ "
۴۳	کرائے کے ہمدرد	(شوکی سیریز)	۶/۵۰ "
۱۵	کاراکا	(انسپکٹر ارسلان سیریز)	۱۳/ "
۳۱	عجیب پہلو	(انسپکٹر نوید سیریز)	۶/۵۰ "

آیندہ ماہ کے ناول

۱۶۰	چیخ کا قتل	(انسپکٹر جمشید سیریز)	۶/۵۰ روپے
۱۶۱	ظہور کا اغوا	(" ")	۶/۵۰ "
۶۲	کالا پہاڑ	(انسپکٹر کامران مرزا سیریز)	۶/۵۰ "
۴۴	ہاتھ کا سراغ	(شوکی سیریز)	۶/۵۰ "
۱۶	انوکھا جرم	(انسپکٹر ارسلان سیریز)	۶/۵۰ "
۳۲	غلام احمد قادیانی	(متفرق سلسلہ)	۶/۵۰ "

اشتیاق پبلی کیشنز

۹/۱۲ نصیر آباد ۰ مسلم پورہ ۰ ساندہ کلاں ۰ لاہور